یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کو روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہی

شرح قیمت اخبار ہذا معہ محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

عوام سے ..... ے ر ..... للعہ ر

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق للعہ ر ... عہ ر

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔ +

نمونہ کا پرچہ ڈیڑھ آنے کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔ +

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔ مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجائین گی۔ اعلے درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جائیگا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بہیجا جائے۔ ورنہ مطبع ذمہ دار نہ ہوگا۔ +

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۳۱ | امرتسر۔ مورخہ یکم نومبر ۱۸۹۷ء۔ یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ یکم نومبر ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

خدا کرے ایسا ہو

لارڈ سالسبری یا مجلس وزارت انگلشیہ خواہ تسلیم کرے یا نہ کرے زمانہ کے حالات کے جاننے والون سے یہ پوشیدہ نہین رہا کہ انگلستان کی موجودہ مشکلات کی زیادہ حصہ کا باعث ٹرکی کی تعلقات کی متعلق اوس حکمت عملی کا بدلدینا ہے جو جنگ کریمیا کے وقت اور اُس سی چند برس پہلی انگلستان نے اختیار کی ہوئی تہی۔ جب سے گورنمنٹ انگلشیہ نے ٹرکی کی دوستی اور اتحاد سے بتدریج کنارہ کشی شروع کی اُسی وقت سے نئی نئی مشکلات کا حدوث شروع ہوگیا۔ کیونکہ تغیر پالیسی کے ساتہہ ساتہہ ہی انگریزی مدبرون کو ٹرکی کے برخلاف بہی نئی نئی تجویزین اور تدبیرین کرنا لازمی ہوگیا جس سے نہ فقط مخالفین انگلستان کے زمرہ مین ایک اور سلطنت کا اضافہ ہوگیا۔ بلکہ ڈپلومیٹک چالون اور پولیٹکل داؤ گہات کا دایرہ بہی اس قدر وسیع ہوتا گیا کہ آخر اوسکو سنبہالنا مشکل ہوگیا۔ پے در پے اور یکبارگی پیچدار معاملات دوسرون کی وجہ سے یا خود اپنی ہی تدبیرون کے باعث پیدا ہونے لگ گئے اور اونکی اس قدر بہرمار ہوگئی کہ سب کو قابو مین رکہنا مشکل ہوگیا۔ اور پولیٹکل غلطیان اور کوتاہیان سرزد ہونی شروع ہوگئین۔ اس مین کوئی کلام نہین کہ اس نئی پالیسی کے حامی اور بانی و مبانی مدبرین انگلستان کی ڈپلومیسی اور تدابیر ایسی زبردست تہین کہ اگر سلطنت عثمانیہ کے جہاز کا ناخدا عبدالحمید ایسا ماہر شناور نہ ہوتا تو اوسکے اب تک غرق ہوجانے مین کوئی شبہ نہین ہوسکتا تہا۔ اوسنے اپنی صایب الرائے اور سیاست کاملہ سے اس نئی مخالفت کی مدافعت کے لئے خود دشمنون کے لشکر (دول یورپ) مین پہوٹ ڈلوانے کی کوشش کرکے چند ایک کو اپنی ساتہہ ملانے کی تدبیر کی۔ اور اُس مین اُسے (بالخصوص جرمنی کے طرفدار ہوجانیسے) نمایان کامیابی حاصل ہوئی۔ لیکن جیسا کہ ہم کئی دفعہ مفصل بحث کرکے بخوبی ثابت کرچکے ہین۔ ٹرکی کے سچے بہی خواہ (جن مین دولت انگلشیہ کا بڑا حصہ بہی ویسا ہی خیرخواہ اور بہی طلب ہے) گورنمنٹ عثمانیہ کی اس ڈپلومیٹک کامیابی یا انگلشیہ پالیسی کی ناکامیابی پر کبہی خوش نہین ہوسکتے۔ بلحاظ مواقع مقبوضات۔ قومیت و مذہب رعایا اور اغراض و مصالح کے قدرت نے ان دونون سلطنتون کو ایک دوسرے کا دوست صمیم بنا رہنے کے لئے موضوع کیا ہے۔ اور انکی باہمی مخالفت یا رنجیدگی ایک دوسرے کے لئے اوس سے بدرجہا زیادہ مضر ہے جسقدر کہ باقی کل دنیا کا انمین سے کسی ایک کا دشمن ہونا نقصان رسان ہوسکتا ہے۔ دور اندیش مدبرون اور مآل اندیش منصرمان مہام سلطنت عرصہ مدید سے یہی رائے ظاہر کرتے چلے آئے ہین۔ ۱۸۲۷ء مین یونانیون کو آزادی دلانیکے لئے انگلستان نے بہی روس اور فرانس کے ساتہہ موافقت کرلی تہی۔ اور ۲۰ اکتوبر کو ان تینون سلطنتون کے جنگی بیڑون نے مصری و ترکی بیڑہ پر بمقام نوارینو اچانک حملہ آور ہوکر اُسے بالکل تباہ و برباد کردیا تہا۔ اس واقعہ سے تین مہینے بعد انگلستان کی مشہور و معروف جرنیل اور بے نظیر مدبر ڈیوک آف ولنگٹن نے جس نے ۱۸۱۵ء کی جنگ واٹرلو مین دنیا کو تباہی مجسم بوناپارٹ کے ہاتہہ سے نجات دلوائی تہی وزیر اعظم ہوکر اپنی پہلی منصبی تقریر مین جنگ نوارینو کی نسبت جو الفاظ کہے تہے وہ حسب ذیل ہین :-

"انگلستان سی یہ نہایت سخت غلطی سرزد ہوئی ہے اور بمقام نوارینو ترکون کے برخلاف جنگ کرنیکی بدولت اوسے خون جگر کے آنسو بہانے پڑینگے" یعنی اس لڑائی سے انگلستان نے ایک ایسی سلطنت کو جسکے اغراض انگلستان کے مخالف نہین اور جسکو لازمی طور پر انگلستان کا دوست اور اوسکے دشمنون کا دشمن رہنا پڑے گا کمزور کرکے اپنی مخالفون (روس و فرانس) کو مضبوط کردیا ہے۔ اور اسکا خمیازہ ایک دن اوسے بُری طرح اُٹہانا پڑے گا۔

تاریخ اجراء وکیل سے ہم اسی بات پر اصرار کرتے رہی ہین کہ دونون سلطنتون کے لئے پہر وہی دیرینہ تعلقات قایم کرلینا نہایت ضروری ہے۔ اور گو نہ صرف ہندوستان کے سربرآوردہ اینگلو انڈین اخبار پاونیر و سول وغیرہ بلکہ انگلستان کے بہی اکثر مشہور اخبار یہ راگ الاپتے رہی ہین کہ انگلستان اب کبہی ترکون کا دوست نہین ہوسکتا۔ اور بعض ترکی اخبار بہی انکے جواب مین لکہتے رہے ہین کہ ترکون اور سلطان المعظم کے دلون سی اب انگلستان کیطرف سے کبہی کدورت دور نہین ہوسکتی۔ مگر ہمکو کبہی ناامیدی نہین ہوئی اور کامل یقین رہا ہے اور اب بہی ہے کہ ضرورت خود بخود دونون فریقون کی آنکہین کہول دے گی۔

اور اگر یہ ضرورت ابہی محسوس نہین ہوئی تو دونون کے زبردست مشترک دشمن (روس) کی موجودگی بالضرور جلد یا دیر بعد محسوس کرادیگی۔ زار پیٹر اعظم کی وصیت کی روایت کو اگر محض فرضی اور بے بنیاد بہی مان لیا جائے تو بہی جو لوگ روس کی پیش قدمی کی رفتار کو غور سے ملاحظہ کر رہے ہین۔ اونکو یہ تسلیم کرنے سے کوئی عذر نہین ہوگا کہ روسی فرمانروایون کی مسلسل پالیسی سے کسی چالاک شخص کو روایت مذکورہ کے گہڑنے کا موقعہ ملا ہے۔ ہمارے کانگرسی اخبار گورنمنٹ ہند کی فارورڈ پالیسی (پیشقدمی کی حکمت عملی) کو خواہ محض اس وجہ سے کہ گورنمنٹ کے ہر فعل پر معترض ہونا اونہون نے اپنا شعار بنا رکہا ہے۔ یا بوجہ ناواقفیت و محدود الخیالی لاکہہ فضول اور بیہودہ قرار دین اور گورنمنٹ کو یہ طعنہ دین کہ روسی حملہ تو کبہی ہوگا نہین اوسکے دماغ مین صرف اسکا خبط سما گیا ہے۔ مگر یہ یقینی امر ہے کہ روس ہندوستان کو فتح کرنیکے لئے پوری طاقت صرف کریگا (تازہ تصدیق کے لئے پرنس لوبناف کی وصیت کافی ہے) اور اس سے پہلے یا بعد وہ قسطنطنیہ کو لینے کے لئے بہی ویسی ہی سر توڑ کوشش کریگا۔ اس سے ہمارے مندرجہ بالا بیان کی کہ ٹرکی کے بہی خواہ سلطان کی اس کامیابی اور انگلستان کی ڈپلومیٹک شکست سے کبہی خوش نہین ہو سکتے تصدیق ہوتی ہے کیونکہ باہمی مخالفت تو درکنار اونکا باہمی عدم اتحاد و مغایرت ہی دونون کی تباہی کے لئے کافی ہے۔ اور روس کے لئے اس سے بڑہکر کوئی مژدہ نہین ہو سکتا کہ وہ اپنے دونون شکارون کو ایک دوسرے سے الگ کرکے علیحدہ علیحدہ نگل لے۔ مگر نہایت خوشی کا مقام ہے کہ بلاد غرب سے اس قسم کی آوازین پہونچنی شروع ہوگئی ہین جن سے اس مہیب و خوفناک خطرہ کا اندیشہ بہت کچہہ دور ہوگیا ہے اور اگر خداوند کریم کو بہتری منظور ہے تو یہ دونون عظیم الشان سلطنتین جنمین سے ایک کی بحری طاقت اور دوسری کی بری قوت محسود زمانہ ہو رہی ہے آپسمین متحد اور متفق ہوکر اس اندیشہ کو قطعاً زایل کردین گی۔ اور ہم صدق دل سے دعا کرتے ہین کہ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

تمہید کے بعد ہم ایک انگریز نامہ نگار کی وہ تحریر جو اس کے لکہے جانیکا باعث ہوئی ذیل مین درج کرتے ہین:۔

"اخبار سٹیر ڈی ریویو کا نامہ نگار قسطنطنیہ سے اطلاع دیتا ہے کہ سلطان المعظم اور اونکے وزرائے اپنے ملک مین تجارت کو فروغ دینے کے لئے ایشیائی و یورپین مقبوضات مین چہوٹی پٹری کی بیشمار ریلوے لائنین جو تمام ملک مین جال کیطرح پہیل جائین تیار کرانیکا ارادہ کر رہے ہین۔ ان لائینون کے لئے سرمایہ جرمنی سے بہم پہونچایا جائیگا (یعنی انکی تیاری کے اجارے جرمن کمپنیون کو دیئے جائینگے) کیونکہ بدقسمتی سے ہمارا سفیر دربار ہمایون یا باب عالی کسی جگہہ بہی کچہہ اقتدار و وقعت اور رسوخ نہین رکہتا اور بنابرین پچہلے چند برسون مین ٹرکی نے ریلوے اور سامان جنگ پر جو کروڑہا روپیہ خرچ کیا ہے وہ سب جرمنی ٹہیکہ دارون کی جیبون مین گیا ہے۔ انگریز ٹہیکہ دارون کو ایک پائی کا کام نہین دیا گیا۔ ہماری (جدید مخالفانہ) پالیسی سے کم از کم ہماری تجارتی تعلقات پر جو ٹرکی سے تہے جیسا برا اثر پڑا ہے اوس سے کسی کو انکار نہین ہو سکتا۔ کیا دو کروڑ پونڈ (۳۲ کروڑ روپیہ) جرمنون کی جیبون مین جانے دینا اور اپنی پانچ کروڑ مسلمان رعایا کو صرف اسلئے کہ ہم ایک زنانہ صفت۔ بداخلاق اور بزدل قوم (یعنی یونانی) کے جسکا بڑا فخر یہ ہے کہ وہ عیسائی ہونیکی مدعی ہے حامی شمار کئے جائین ناراض اور رنجیدہ خاطر کرنا دانائی کا کام ہے؟ مگر ایک اور نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ ترکی دار الخلافہ مین ہمارا رسوخ ابہی تک ایسا زایل نہین ہوا کہ وہ پہر تازہ نہ ہو سکے۔ سلطان المعظم کے اول میر منشی تحسین بے نے جسکی بات سے بڑہکر کسی اور کی گفتگو معتبر نہین ہو سکتی مجہسے اثناء ملاقات خاص مین ذکر کیا کہ سلطان المعظم انگریزی قوم سے پہر سابقہ دوستانہ مراسم قایم کرنے کے بدل خواہشمند ہین۔ اور وہ اُسے یہ یقین دلانے پر آمادہ ہین کہ ہندوستان کے موجودہ سرحدی فسادون مین قولاً یا فعلاً یا ارادتاً انہون نے کسی قسم کا دخل نہین دیا۔ اور سرحدی فساد کنندگان کو کسی قسم کی جرأت دلانا تو درکنار اونکو یہ بہی ناگوار گذرا ہے کہ اونکی ذات بابرکات کو ان فسادون کا محرک اور ذمہ وار قرار دیا گیا ہے چنانچہ حضور ممدوح نے اکثر مسلمانون کو جنکا ہندوستان سے تعلق ہے بخوبی جتا دیا ہے کہ ہم کسی ایسے فعل اور طریق عمل کو جس سے جلالت مآب ملکہ معظمہ کو جنکے اوصاف ذاتی کا مین سچے دل سے معترف ہون اور جنکی میرے دل مین سچی عزت و منزلت ہے۔ رنج پہونچانے کا موجب ہو سخت ناپسند کرتے ہین۔ الغرض سلطان المعظم انگلستان سے دوستانہ تعلقات کی تجدید و مکرر استحکام کے دل سے خواہان اور شایق ہین۔ اونکو بخوبی یاد ہے کہ ترکی اور انگریزی فوجین کئی جانگداز لڑائیون مین دوش بدوش لڑ چکی ہین۔ اور اونکو یقین ہے کہ پچہلے محاربہ سے انگلستان پر واضح ہوگیا ہوگا کہ ترکی فوج کی قدیمی شجاعت و مستقل مزاجی مین کوئی فرق نہین پڑا۔ اور وہ (یعنے انگلستان) اس بہادر فوج کو پہر اپنا معاون و مددگار بنانے سے کوتاہی نہین کرے گا جلالت مآب خلیفۃ المسلمین کی سب سے بڑی اور دلی تمنا ہے کہ کسی طرح موجودہ رنجشین اور کدورتین جلد دور ہوکر انگلستان اور ٹرکی مین نہایت ہی گہری دوستی ہو جائے اور دونون یک جان و دو قالب بنجائین"۔

اسکے بعد نامہ نگار مذکور پرنس بسمارک کے اخبار ہمبرگر نیکرکٹن کی رائے لکہتا ہے کہ "انگلستان کی موجودہ ایشیائی مشکلات مین ٹرکی کا ضرور دخل ہے اور فرانس و انگلستان کو اسلامی جوش کی جدید تازگی اور ابہار سے جس جوش کو زیادہ تر یورپین ڈپلومیسی (سفارتانہ چالون) کی غلطیون نے پیدا کیا ہے سخت نقصان اٹہانا پڑیگا"۔ مگر ہم پرنس بسمارک یا جرمنی و روس کے کسی اہل الرائے کی رائے کو قابل وقعت نہین سمجہہ سکتے۔ وہ اہل الغرض ہین اور اونکے استدلال زیادہ تر اونکی اپنی خواہشون پر مبنی ہین۔ ایسے لوگون یا انگریزی گورنمنٹ کے اطمینان کے لئے تحسین بے کی مندرجہ بالا گفتگو کافی ہے۔ امیر المومنین کو سردست انگریزی اتحاد کی کوئی فوری ضرورت درپیش نہین۔ ورنہ کئی نیک ظن رکہنے والون کو یہ کہنے کا موقعہ مل جاتا کہ حضور ممدوح کا یہ منشا یا تقریر ڈپلومیٹک چالبازی پر (جسکو دوسرے لفظون مین دغا و فریب کہا جا سکتا ہے) مبنی ہے اس وقت ترکی عظمت و جبروت کل دنیا پر روشن ہوگئی ہے۔ اور ہر ادنیٰ و اعلےٰ اونکی دوستی کا خواہان اور امیدوار ہوگیا ہے۔ مگر ڈیوک آف ویلنگٹن کیطرح حضرت خلافت پناہی پر اپنے کمال تدبر عمیق النظری اور دور اندیشی سے واضح ہے کہ اگر دنیا مین کسی دو سلطنتون کے اغراض و مصالح بلکہ سلامتی و قیام اونکے باہمی اتحاد کے متقاضی ہین تو وہ ٹرکی اور انگلستان ہین۔ اسی لئے گو اونہون نے دوسرون کی درخواست اتحاد کو مسترد نہین کر دیا۔ بلکہ جاپان و حبش ایسی بعید المسافت یا حقیر ریاستون کو بہی جنکو کوئی اور بادشاہ فتح و نصرت تازہ سے سرمست ہوکر بالکل بے حقیقت سمجہتا نہایت تپاک کے ساتہہ اپنے سینہ سے لگا لیا ہے مگر ساتہہ ہی اپنے ملک کی قدرتی اور لازمی دوست کیطرف سے غافل نہین رہے اور موجودہ مغایرت کی کوئی پروا نہ کرکے باین خیال کہ شاید انگلستان سابقہ کارروائیون پر شرمندہ و نادم ہوکر خود سلسلہ جنبانی کرنیسے محترز رہے اور اس طرح دونون فریق کے شرم ہی مین رہنے سے معاملہ بالکل ناقابل اصلاح ہو جائے کامل مردانہ اخلاقی جرأت سے کام لیکر خود ابتدا کر دی ہے۔ اور ہمکو پوری توقع ہے کہ اونکی یہ کوشش بے اثر نہین رہیگی کیونکہ گو ولایت کے کسی انگریزی اخبار نے ابتک تحریر نہین کیا کہ انگریزی گورنمنٹ بہی اپنے بچہڑے ہوئے دوست سے صلح کرنیکے لئے دو چار قدم آگے بڑہنے کی تجویز کر رہی ہے۔ مگر مصطفےٰ آفندی کامل مصری محب وطن نے ۱۴ ستمبر کو بمقام پیرس انگریزی قبضہ قاہرہ کی سالانہ یادگار کے دن قبضہ مذکور کے برخلاف جو لکچر دیا تہا اوسمین اُس نے صاف طور پر کہدیا تہا کہ گورنمنٹ انگلشیہ ٹرکی سے موافقت کر لینے اور اوسکی ناراضگی کو دور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور گو یہ خبر ایک مخالف انگلستان کے ذریعہ سے پہونچتی ہے لیکن اس سے بڑہکر راحت افزا خبر ہندوستان کے مسلمانون کے لئے کوئی نہین ہو سکتی۔ اور وہ بلاشک و شبہ ایسی خوشخبری دینے پر آفندی موصوف کے مشکور ہونگے۔ مضمون کے خاتمہ پر ہم پہر دوسری دفعہ وہی دعا درج کرتے ہین کہ ان دونون سلطنتون مین مدامی اتحاد و اتفاق ہوکر ہمیشہ کے لئے قایم رہے اور اونکے حاسد و مخالف آتش حسد و رشک سے جلتے رہین۔ آمین۔ ✣

پرنس لوبناف کی وصیت

ٹائمز کا نامہ نگار بتاریخ ۷ اکتوبر وائینا سے لکہتا ہے کہ "پرنس لوبناف (سابق وزیر خارجیہ روس جو ستمبر ۱۸۹۶ء مین زار کی سیاحت یورپ کے شروع مین آسٹریا سے جرمنی کو جاتے ہوئے راستہ مین فوت ہوا تہا) روسی گورنمنٹ کو اوسکے آیندہ کے طریق عمل کے متعلق چند وصیتین کر گیا ہے۔ ان مین سے ایک یہ ہے کہ روس جرمنی اور انگلستان کو اپنا

جانی دشمن سمجہتا ہے۔ یہ دونون سلطنتین اوسکو سب سے زیادہ نقصان پہونچا سکتی ہین۔ ایشیا مین ہماری ریلوے لائنین چار برس کے عرصہ مین مکمل ہو جائینگی۔ اسوقت ہندوستان پر فیصلہ کن حملہ کرنے مین مطلقاً توقف نہ کیا جائے۔ اگر اس حملہ مین کامیابی ہوگئی تو انگریزی نوآبادیون کی تعلقات اصلی ملک (یعنی انگلستان) سے بالکل ڈہیلے ہو جائینگے جسکا نتیجہ انگلشیہ سلطنت کا زوال ہوگا فرانس کا اتحاد روس کو جرمنی سے محفوظ رکہیگا۔ آسٹریا اور جرمنی کے اتحاد کی مضبوطی وقیام پر پرنس مرحوم کو چندان اعتبار نہین۔ اس بارہ مین اونکی رائے ہے کہ آسٹریا اپنے سابقہ مقبوضات کو جو جرمنی کے ماتحت ہین حاصل کرنے کی آخر کوشش کریگا۔ اور ایسا کرنیکے لئے اوسے فرانس کی امداد کا محتاج ہونا پڑے گا۔ پرنس بوبناف جرمنی کے برخلاف ٹرکی کو بہی اس اتحاد مین شامل کرنیکی وصیت کر گیا ہے۔ تاکہ ضرورت کے وقت آسٹریا کے برخلاف وہ جرمنی کا طرفدار نہ ہو جائے۔ اسمین کلام نہین کہ یہ فقط متوفی وزیر کی ذاتی رائے ہے۔ مگر اس سے روسی مدبرین کا عندیہ بخوبی معلوم ہو رہا ہے۔"

اس وصیت کے پڑہنے سے ہندوستان کے مہاشا اخبارات اور ولایت کے کانگرسی رسالہ انڈیا کو اگر اونہین پولیٹکس اور تاریخ عالم سے کچہہ بہی مس ہوگا تو معلوم ہو جائیگا کہ ہندوستان اور باشندگان ہند کی بہتری کے لئے اس سے بڑہکر کوئی عمدہ تدبیر نہین ہو سکتی کہ اس جلد یا دیر بعد آنیوالے دلگداز حملہ کو ہندوستان کی حدود سے باہر روکنے کا انتظام کیا جائے۔ فارڈوڈ پالیسی پر کوتاہ اندیشی سے اعتراض کرنا تو سہل ہے مگر اسکی ضرورت کو ایک معمولی سمجہہ کا آدمی بہی تسلیم کریگا۔ لارڈ لارنس کے زمانہ کی سرحدی پالیسی اس وقت تقویم پارینہ سے زیادہ وقعت نہین رکہتی۔ وہ اُس زمانہ کے لئے بیشک نہایت ہی مناسب حال تہی۔ روس سرحد ہندوستان سے ہزارون میل کے فاصلہ پر تہا۔ اوسکے اور افغانستان ہی کے درمیان ہزارون جنگجو اور بہادر قبائل حائل تہے۔ مزید برآن اُسوقت اُسکی طاقت نسبتاً بہت ہی کمزور اور اندرونی انتظام اور فوجی نظم ونسق بدرجہ اتم ناقص تہا۔ بنابرین اوس زمانہ مین روسی حملہ کی روک تہام کے لئے میدانون سے تجاوز کرکے پہاڑی علاقون کے پرلے سرے پر چوکیان ڈالنا قبل از مرگ واویلا یا آب ندیدم موزہ کشیدم کا مصداق ہوتا اور سرحدی بہڑون کو چہیڑنا صریح حماقت تہی۔ مگر اب نقشہ بالکل بدل گیا ہے۔ دور کے ڈہول نزدیک پہونچگئے ہین۔ اور پہونچ رہے ہین۔ اور روس حملہ ہندوستان کے لئے پوری تیاریان ہر ایک قسم کی کر رہا ہے۔ الغرض اب اس حملہ کی مزاحمت کے لئے ہماری طرف سے بہی پوری طرح سے تیار رہنے کا وقت آگیا ہے۔ اور اسکے لئے لارڈ رابرٹس اور دیگر مشیران سلطنت ہندوستان نے جو تدابیر اختیار کی ہین وہ نہایت ہی مناسب ہین اور اونکے سواء اور کوئی تدبیر کارگر ہی نہین ہو سکتی تہی۔ چنانچہ اس وقت ایک طرف چترال وگلگت اور دوسری طرف قندہار وچمن تک حد کا بڑہانا روس کے لئے ہندوستان کا اس قدر راستہ صاف کر دینا نہین ہے بلکہ روسی افواج کے دل بادل کے سیلاب بلاخیز کو چترال یا ہرات سے لیکر پشاور وہوتی مردان تک پہونچتے پہونچتے سرحدی جنگ جو قبایل کے چہوٹے بڑے نالون اور دریاؤن کی آمیزش سے جو قتل وغارت کی عادی اور ہندوستان کے زرخیز علاقون اور زر ودولت سے مالامال شہرون کی تاخت وتاراج کی طمع سے سابق شمال مغربی حملہ آوران ہند کی طرح (خواہ روسی بفرض محال اونکو روکنے کی بہی کوشش کرتے) لامحالہ روسیونکے بہی ساتہہ ہو جاتے۔ اور زیادہ طاقتور نہ ہونے دینے کے لئے ہے۔ اگر گورنمنٹ خدانخواستہ اپنی حدود کو صرف میدانون تک محدود کر دے اور پہاڑی راستون اور درون کے صرف ہندوستانی موہانون کی محافظت پر قناعت کر دے تو وہ سیلاب تنگ وتاریک درون اور گہاٹیون سے گہرا ہوا ہونیکی وجہ سے ایسا تند وتیز اور ناقابل مزاحمت ہو جائیگا کہ کوئی طاقت اوسکے رَو کو نہین روک سکیگی۔ ہماری مہاشا بہائیون کا دل تو شاید پہر دو دو روپیہ پر کابل اور غزنی کے بازارون مین بکنے کو چاہتا ہوگا۔ لیکن گورنمنٹ انگلشیہ کی انسانیت وتہذیب اور غیور ابنائے وطن کی حمیت وغیرت جب تک اون مین کچہہ بہی سکت باقی رہے اونکی اس خواہش وتمنا کو کبہی پورا نہ ہونے دے گی۔ +

ہمارے وہی کانگرسی ہمعصر انڈیا ایک نقشہ دیکر گورنمنٹ ہند پر بڑے لال پیلے ہوتے ہین۔ کہ اوسنے صرف فارڈوڈ پالیسی کی قربانگاہ پر ۱۸۷۷ء سے لیکر اب تک ایک حساب سے ۷۱½ کروڑ اور دوسری حساب سے (جسکو کلکتہ کے اخبار کیپٹل خود ہی سمجہہ سکتا ہے) ۲۶۴ کروڑ روپیہ بلدان کیا ہے۔ مگر اوسکو یہ اعتراض کرنیسے پہلے دنیا کی دوسری سلطنتون کے فوجی مصارف معمولی وغیر معمولی کیطرف ایک دفعہ سرسری نظر ضرور ڈال لینی چاہیئے تہی۔ کیا اوسے معلوم نہین کہ بلحاظ تمول یورپ کی مفلس ترین سلطنت (روس) جسکی کل آبادی ہندوستان کی آبادی کے تیسری حصہ کے برابر ہے صرف معمولی اخراجات فوجی پر اسّی کروڑ روپیہ سالانہ (بحری فوج کا خرچ ابہی علیحدہ ہے) یعنی ہندوستان کی کل آمدنی سے زیادہ خرچ کرتی ہے۔ اور غیر معمولی اخراجات مثلاً فوجی۔ ریلوے لائینون وغیرہ پر جو کچہہ اوسکا صرف ہوتا ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ فقط سائبیریا اور وسط ایشیا کی ریلون پر وہ کئی ارب روپیہ لگا چکی ہے اور کئی ارب ابہی اور صرف کریگی۔ پاونیر نے سچ لکہا ہے کہ اگر کانگرسیون کو ہالنڈ ہسپانیہ۔ فرانس۔ پرتگال یا روس کی حکومت کے ماتحت رہنے کا کبہی موقعہ ہوتا تو اونکو قدر عافیت معلوم ہو جاتی۔ +

طاعون نہ فقط بمبئی میں بدستور اور پونا میں زور پر ہے بلکہ احاطہ مذکور کی دیگر مقامات شولاپور وغیرہ میں بھی نمودار ہوگئی ہے۔ بمبئی میں اوسط تعداد اموات آٹھ دس اور پونا میں ساٹھ ستر ہے نواب گورنر صاحب بہادر جابجا دورہ کرکے ہسپتالوں اور انتظام وبا کا معائنہ کرتے پھرتے ہیں۔ ہردوار کی متصل کنکہل میں وبا روبہ کمی ہے اور ہردوار میں بھی دوسری تیسری کوئی ایک آدھ فوتیدگی ہو رہتی ہے۔ ضلع جالندھر کے موضع کٹکھر کلان میں بھی وبا کی ترقی رک گئی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ پالم پور میں بھی اسکی کچھ کیس ہوگئی ہیں۔ جس جگہ بھی ہردوار کے جاتریونکی طفیل یہہ نامراد جا داخل ہوئی ہے گورنمنٹ ہند کی حکم سے بمبئی وہردوار کیطرف سے آنیوالونکے لئے۔ آدا روڈ۔ باندیکوئی۔ رتلام۔ جھانسی۔ ستہا۔ آگرہ۔ متھرا۔ غازی آباد۔ بھٹنھنڈا۔ فیروزپور۔ انبالہ۔ کالکا۔ پٹھانکوٹ۔ وزیرآباد۔ حسن ابدال۔ خوشحال گڈہ اور پشاور کی اسٹیشنونپر معائنہ ہوتا ہے۔ سندھ میں وبا نہیں رہگئی۔ اسلئے اُدھر کے مسافرونکا معائنہ نہیں ہوتا۔ سندھ کی قائم مقام کمشنر بمبئی کی وبائی کمیٹی کے پریسیڈنٹ مقرر ہوئی ہیں اور آنریبل مسٹر جیمز ممبر لیجسلیٹو کونسل سندھ کو واپس گئے ہیں۔ پونا سے لوگوں نے بہ تعداد کثیر بھاگنا شروع کر دیا ہے +

مدراس کے زمیندارونکی خوش قسمتی سے اُنپر ایک ایسا گورنر مامور ہے جو ملک کی واقعی ضروریات کو جانتا اور انکو پورا کرنے کی جرأت رکھتا ہے۔ ہم کئی دفعہ ان کالموں میں اسبات پر زور دیچکے ہیں کہ جبتک ملک کے خشک حصونکو نہری آبپاشی سے سیراب نہ کیا جائیگا قحط کبھی دور نہیں ہو سکتا۔ بڑی خوشی کا مقام ہے کہ سر آئر ہولاک صاحب بہادر نے بھی ایک ضلع کے باشندگان کے ایڈریس کے جواب میں اس امر کو تسلیم فرمایا ہے کہ آبپاشی قحط کو جڑ سے کاٹتی ہے اور ریلیں صرف اُسکی سختی کو نرم کرتی ہیں۔ چنانچہ حضور ممدوح نے اضلاع بیلاری وتیلور میں انہار کی تجویز کرنیکے لئے پیمائش کنندگان کی دو جماعتیں مقرر کی ہیں اور انکو ہدایت کیگئی ہے کہ وہ اس امر کو مدنظر رکھیں کہ فلاں جگہ سے نہر نکالنے پر کم فائدہ ہوگا یا زیادہ بلکہ یہہ خیال رکھیں کہ زیادہ رقبہ کسطرح آبپاش ہو سکیگا +

ہندوستان میں سال گذشتہ ۹۷-۱۸۹۶ء میں تار برقی لائن کی دس ہزار میل توسیع کیگئی۔ جس توسیع کی کل تاروں کی لنبائی تیس ہزار میل تھی۔ ۳۷۸۶۹۳۸ پیغام بھیجے گئے جن سے ۳۷۳۸۴۲۱ روپیہ آمدنی ہوئی۔ سرمایہ پر خالص منافع ۴٫۳۷ فی صدی ہوا۔ کل دفاتر کی تعداد ۴۲۵۲ یعنی سال ماقبل سے ۲۰۶ زیادہ ہوئی اور کل ملازمونکی تعداد ۳۷۰۴ تھی +

سنہ ۹۷-۱۸۹۶ء میں کل دنیا کی کانوں سے ساڑھے چار کروڑ پونڈ یعنی سنہ ۹۱-۱۸۹۰ء سے دگنی مالیت کا سونا برآمد ہوا۔ صوبجات متحدہ امریکہ سے ایک کروڑ ۸ لاکھ پونڈ۔ آسٹریلیا سے ۸۹ لاکھ ۸۸ ہزار پونڈ ٹرانسوال سے ۸۶ لاکھ ۴ ہزار۔ ہندوستان سے ۵۹ لاکھ ۱۱ ہزار اور روس ودیگر ممالک سے ایک کروڑ ۶ لاکھ ۹۷ ہزار پونڈ کا سنہ ۱۸۵۰ء سے سن مذکور تک ایک ارب سولہ کروڑ بتیس لاکھ پونڈ مالیت کا سونا جو وزن میں تقریباً ۷۵ کروڑ تولہ تھا تمام دنیا میں برآمد ہوا +

سرحدی ہنگامے

پہاڑی درگاہی کے واقعہ کے بعد اس ہفتہ لڑائی اور مقابلہ کے لحاظ سے کوئی مشہور معرکہ نہیں ہوا۔ ۲۰ اکتوبر سے لیکر ۲۷ اکتوبر تک کمپ کراپا اور شنواری وغیرہ میں سامان رسد اور افواج کی فراہمی کا انتظام ہوتا رہا۔ البتہ چارہ و غلہ لانیکے لئے کمپوں سے جو جماعتیں اردگرد کے دیہات کو جاتی رہیں اُنپر واپسی کے وقت غنیم حملہ آور ہو کر چند جانوں کا نقصان کرتا رہا مگر بلحاظ پیشقدمی یہ ہفتہ بھی بیکار نہیں گیا۔ ۲۸ اکتوبر کو جرنیل لوکہارٹ کمپ خانگر بور سے درہ سمپاگہا کی طرف جس سے پرے آجتک کوئی یورپین نہیں گیا تہا اور وہانسے تراہ کا علاقہ شروع ہوتا ہے آگے بڑہے اور گنڈا کی قیام کیا۔ ۲۹ کو وہانسے ۵ بجے روانہ ہو کر ۷ بجے دشمن کے سنگہر پر پہلے توپوں سے خوب گولہ باری کر کے غنیم کو شکستہ دل اور پریشان کیا گیا اور پہر فوج پیدل نے حملہ آور ہو کر ایک طرح سے بلا مزاحمت دنکے ۹½ بجے سنگہر پر قبضہ کر لیا۔ دشمن دوسرے درہ آڑنگا کو ہٹ گیا۔ آخری تار مخبر ہے کہ درہ سمپاگہا کے فتح ہو جانے پر لڑائی ختم نہ ہوئی بلکہ ہٹتے ہوئے دشمن اور تعاقب کناں انگریزی فوج میں برابر شام تک لڑائی ہوتی رہی ۲۴ کی شام کو غنیم نے کراپا کے کمپ پر حملہ کیا تہا مگر ہمیں وقت معلوم پر اطلاع ہو جانیسے اُنکا کمپ سے باہر ہی مقابلہ کیا گیا اور وہ پسپا ہو گئے۔ ہماری طرف سے ۳۵ جانوں کا نقصان ہوا۔ اس ہفتہ انگریزی اخبار درگاہی کے واقعہ کے مفصل حالات سے معمور رہے گورکہہ۔ گارڈن (گورہ) و سکہر حملہ آور پلٹنوں کی بہادری اور ثابت قدمی کی جسقدر تعریف کیجائے بیشک تھوڑی ہے۔ اس لڑائی کے تفصیلی حالات معلوم ہونیسے پہلے کئی شخصوں نے جرنیل لوکہارٹ پر اعتراض شروع کر دئے تھے کہ جب درگاہی پر پہر حملہ کرنا تہا تو ۱۸ کو اُسے فتح کر لینے کے بعد کیوں چہوڑ دیا گیا۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ پہلی لڑائی میں انگریزی فوج بمرضی خود واپس نہیں آئی تہی بلکہ جب سنگہر کو لے لینے کے بعد غنیم کو مزید کمک بہ تعداد کثیر پہنچ گئی۔ اور اسطرح تازہ دم ہو کر غنیم حملہ کرنیکو آمادہ ہو گیا تو کمان افسر نے پیچھے ہٹ جانا قرین مصلحت سمجہا۔

شمال مغربی سرحد پر اسوقت ۸۴۶۶۰ من یا ۳۱۳۶ ٹن بوجہ اُٹھانے کیلئے ایسے بارکش جانور ہیں جو فی جانور دو من اٹھا سکتے ہیں اور ۱۴۷۳۵ من یا ۵۴۵۲ ٹن بوجہ اُٹھانے والے ایسے جانور ہیں جنمیں سے ہر ایک پانچ من اٹھا سکتا ہے خچریں۔ یابو۔ اور گدھے (فی جانور دو من اُٹھانے والے) ۴۲۳۳۰۔ اور پانچ من بوجہ اُٹھا سکنے والے جانور (اونٹ) ۲۹۴۷۰ ہیں۔ انمیں ۲۹۴۴۰ پہلی قسم کے اور ۱۳۲۷۰ دوسری قسم کے جانور تراہ کی حملہ آور فوج کے ہمراہ ہیں شمالی مغربی سرحد اور کوہاٹ و پشاور کی حدود پر اس وقت مندرجہ ذیل فوج جنگ کے لئے تیار اور لیس موجود ہے:۔ انگریز افسر ۱۷۹۶۔ گورہ سپاہی ۲۰۲۴۶۔ دیسی سپاہی ۴۴۶۴۴۔ توپیں ۱۲۲۔ گہوڑے (سواروں اور توپخانوں کے) ۹۸۰۵ میزان کل ۶۶۶۷۶ آدمی۔ انمیں سے تراہ کی حملہ آور فوج بتفصیل ذیل ہے:۔ انگریز افسر ۹۷۰ گورہ سپاہی ۱۰۸۷۸ دیسی سپاہی ۲۳۹۰۱۔ توپیں ۵۶ گہوڑے ۴۲۲۷۔ جملہ آدمی ۳۵۷۵۸۔

اس ہفتہ درہ خیبر میں بھی آفریدیوں کی تاراج کنندہ جماعتوں کے مقابلہ پر خیبر رائفل کی سپاہی بہیجے گئے جو غنیم کو منتشر کر کے جمرود کو واپس آگئے قلعہ بارا سے پرے درہ گندن پر بھی آفریدی سنگہر تیار کر رہے ہیں۔ اور وہاں تقریباً ۴ ہزار سرحدی جمع ہیں۔

مہم مہمند اپنے کام سے فارغ ہو کر مالاکند کو واپس آگئی ہے اس فوج کا کچھ حصہ تراہ کی فوج کو بہیجدیا گیا تہا۔ سر بلڈ افسر اعلیٰ مہم مذکور رپورٹیں ختم کرنیمیں مصروف ہیں۔ مالاکہنڈ کی حملہ اور لڑائی کے متعلق جو کچھ اُنہوں نے تحریر فرمایا تہا وہ سرکاری طور پر شائع ہو گیا ہے۔ اور نواب گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف نے اُنسے اتفاق رائے کر کے افسروں اور فوج کی نہایت تعریف کی ہے۔ غالباً اس فوج سے اب بونیر والوں کی سرکوبی کا کام لیا جائیگا لیکن ابہی یہ امر پختہ نہیں ہوا۔

وادی ٹوچی میں البتہ ایک طرح سے فوج بالکل بیکار پڑی ہے۔ مداخیلئے افغانستان کے علاقہ سے واپس آنیسے انکاری ہیں اور فوج عجب مخمصہ میں گرفتار ہے نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ اگر وہ علاقہ چہوڑ کر نہ بہاگ جاتے تو اُنکی گوشمالی کر کے کچھ تو دلکا بخار نکال لیا جاتا اور واقعہ نیزار کے مقتولین کا بدلہ لے لیا جاتا۔ یا اب وہ شرائط ہی مان کر واپس آجائیں۔ تو پھر بھی عزت و آبرو کیساتھ واپس آنیکا موقعہ ملجائے۔ چنانچہ مجبور ہو کر اب اُنکو نہایت ہی نرم شرطیں کہلا بہیجی گئی ہیں جن سولہ آدمیوں کی حوالگی کا مطالبہ تہا۔ اُنکی نسبت اب وعدہ دیا جاتا ہے کہ اُنکو قتل یا جلا وطن نہیں کیا جاویگا۔ دیکھئے وہ ان شرائط پر بھی راضی ہوتے ہیں یا نہیں۔ بیماری نے خاصکر گورہ فوج کا بُرا حال کر رکہا ہے اور کسی پلٹن میں ساٹھ فیصدی سے کم بیمار نہیں اور باقی چالیس فیصدی بھی بیکاری سے مضمحل ہو رہے ہیں۔

بلوچستان کے ایجنٹ ۲۳ اکتوبر کو دو توپیں اور کافی فوج اردل میں لیکر قلات کی طرف دورہ پر گئے ہیں جو معمولی سالانہ دورہ ہے۔ کوئی خاص وجہ اس دورہ کی نہیں جعفر خاں کی نسبت افواہ ہے کہ وہ قندہار پہنچ گیا ہے۔

آفریدیوں کی بہادری۔ پہرتی اور ثابت قدمی پر انگریزی فوج اور وہ درگاہی کا حملہ دیکھکر سرکاری فوج کی شجاعت پر عشعش کر رہے ہیں۔ اُنکے پاس گولی بارود اور بندوقیں بکثرت اور وافر موجود ہیں کیونکہ اکیلے قلعہ لنڈی کوتل میں سے اُنکو ۵۰ ہزار کارتوس ملگئے تھے۔ جو اُسکے فتح ہو جانے سے دو چار ہی دن پہلے کپتان بارٹن نائب پولٹیکل افسر نے پشاور سے وہاں بہیجے تھے۔ ۲۴ کی رات کو چند چور ڈپٹی کمشنر پشاور کی کوٹھی میں داخل ہوئے۔ چوکیداروں کو خبر ہو گئی صحن سے ایک کو پستول سے ہلاک کر کے چور واپس چلے گئے۔ پچھلے ہفتہ میں پشاور سے چہہ ریوالور چوری گئے ہیں جنکا کوئی سراغ نہیں چلا۔

راولپنڈی کی اسلحہ خانے کیلئے میگزین رائفل کی جدید دم دم گولی کے چار لاکھ کارتوس کارخانہ دمدم میں تیار ہو رہے ہیں۔ ۲۶ اکتوبر کو آفریدیوں نے قلعہ ہری سنگہ کی بکٹ پر حملہ کر کے ایک جمعدار کو قتل اور تین سپاہیوں کو زخمی کیا۔ اور چار بندوقیں لیگئے۔ بکٹ صرف آٹھ آدمیوں کا تہا۔

سرحدی خبروں کی نسبت سول کا نامہ نگار پشاور سے شکایت کرتا ہے کہ اصل کیفیت بالکل معلوم نہیں ہو سکتی۔ اور ہم کو صرف وہی لکہنا پڑتا ہے جسکی کہ ہم کو باضابطہ اطلاع ملتی ہے۔

بڑی خوشی کا مقام ہے کہ گورنمنٹ ہند نے فارورڈ پالیسی پر ثابت قدم رہکر نوشہرہ سے ہوتی مردان تک اور پشاور سے درہ خیبر کے بیچوں بیچ لنڈی کوتل تک ریلوے بنانیکا حکم دیدیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ بیہودہ واویلا کرنیوالے گورنمنٹ کا یہ استقلال دیکھکر شور و غل برپا کرنے سے باز آجائینگے۔ غالباً کوہاٹ اور خوشحالگڈھ کے درمیان بھی ریل تیار کیجائیگی درگاہی کی لڑائی میں (علاقہ سوات کی درگاہی نہیں) غنیم کی تعداد ۲۵۰۰ تھی مگر اُنکے صرف ۴۵ زخمی و قتل ہوئے۔ اور انگریزی فوج میں ۱۹۵ مجروح و مقتول ہوئے۔

نیٹو کوہی باتریوں کے انگریز افسروں نے بھی آخر غنیم کی گولیوں سے بچنے کیلئے جو افسروں کو چن چن کر نشانہ بناتے ہیں انگریزی ٹوپی کی جگہ لنگیاں باندھنا اختیار کر لیا ہے۔

مہم تراہ کے اُس دستہ کیلئے جو سردست پشاور میں مقیم ہے بارہ پونڈ گولہ چلانیوالی چہہ توپوں کی فیل باتری کیمبل پور میں تیار کی جا رہی ہے تین توپوں کیلئے ۱۵ ہاتھی بھی وہاں بہیجے جائینگے۔ گولہ بارود خچروں پر رہا کریگا۔

امیر صاحب کی وفاداری اور صداقت کی مزید شہادت

ہمارے اینگلو انڈین ہمعصر پاؤنیر کے مسٹر فرینک اے مارٹن صاحب جو کلکتہ میں امیر صاحب کے تجارتی ایجنٹ تھے ایک خط مورخہ ۲۰ ستمبر کابل سے روانہ کرتے ہیں جسکے پڑہنے سے ظن غالب ہے کہ کل اینگلو انڈین جماعت کو امیر صاحب کے موجودہ فسادوں سے بے لوث اور انگریزی رفاقت میں ثابت قدم ہونیکا یقین ہو گیا ہوگا۔ ابنائے وطن کی آگاہی کیلئے ہم اُس خط کا بجنسہ ذیل میں ترجمہ درج کرتے ہیں:۔

"صاحب من پچھلے دنوں میں سرحدی فسادوں اور امیر صاحب کے متعلق ہندوستان کے اخبارات میں بہت کچھ لکھا گیا ہے میرے خیال میں تمہارے اکثر ناظرین جو کچھ خود امیر صاحب ان سرحدی فسادوں اور مولوی نجم الدین اخوندزادہ عرف ملا ہاڈا بانی فسادہائے مذکورہ کی نسبت بیان فرماتے ہیں نہایت شوق سے سنیں گے یہ عام معلوم ہے کہ امیر صاحب خاص قابلیت اور جبروت کے فرمانروا ہیں اور اس ملک پر اُنسے بڑہکر زبردست حاکم کوئی نہیں گذرا ہوگا۔ جب سے وہ تخت پر بیٹھے ہیں مسلسل بغاوتیں ہوتی رہی ہیں اور وہ اُنکو بڑے استقلال اور مضبوطی کیساتھ یکے بعد دیگرے فرو کرتے رہے ہیں لیکن یہ لوگ ایسے سخت ہیں کہ باوجود اُن سخت سبقوں کے جو اُنکو ہر بغاوت کے موقعہ پر دیئے گئے مزید سرکشیوں سے باز نہیں آتے۔ کل مشرقی اقوام میں سب سے زیادہ شورہ پشت ہونیکے علاوہ وہ مذہبی لحاظ سے بھی سب سے بڑہکر متعصب اور ذکی الحس ہیں۔ بنابریں جو لوگ امیر صاحب کو یہ الزام دیتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنے

علاقہ کے انتہائی حدود کے بعض باشندوں کو ٹھیک قابو میں نہیں رکھا۔ اور اُن کو جہاد میں جو پٹھانوں کو جانسے عزیز ہے شامل ہونے سے نہیں روکا۔ ان اشخاص نے کل واقعات اور حالات پر کافی غور نہیں کیا۔ اسی طرح سرحدی قبائل کو سرکار انگریزی کے برخلاف اُکسانیکا الزام محض بیہودہ ہے۔ ان قبائل کے عادات اور مزاج سے واقفیت رکھنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ جب یہ لوگ ایک دفعہ اُٹھ کھڑے ہوں اور انکو کچھ کامیابی ہو جائے۔ خواہ وہ کیسی ہی تھوڑی کیوں نہ ہو۔ تو پھر کسی انسان کی مجال نہیں کہ اُن کو قابو میں کر سکے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ امیر صاحب نے اُنکو کوئی ترغیب نہیں دی۔ اس بیان کی مزید تائید کیلئے یہ بھی بتا دیا جاتا ہے۔ کہ افغانوں اور سرحدی قبایل میں خود دیرینہ عداوت چلی آتی ہے پس وہ افغانوں کے کہنے پر کب جنگ پر تیار ہو سکتے تھے۔ امیر صاحب اگر انکو بزور شمشیر روکنے کی کوشش کرتے تو ملک میں امن و امان قائم کرنے پر جو کچھ آجتک اُنھوں نے محنت و شقت کی ہے وہ سب ضائع ہو جاتی۔ کیونکہ ایک جگہ بغاوت یا بدامنی کا پھوٹ پڑنا کل ملک میں طوفان بے تمیزی برپا کرنے کیلئے کافی ہے۔ صرف امیر صاحب کی زبردست حکومت کی طفیل ہی ملک میں امن قائم ہے۔

تازہ ترین شرف باریابی کے موقعہ پر دربار میں سرحدی فسادوں کے متعلق گفتگو شروع ہو گئی اور امیر صاحب نے مجھے مخاطب کر کے حسب ذیل ارشاد فرمایا۔ "اس ملک کو شیر علیخاں کے زمانہ میں پوری مطلق العنانی حاصل تھی۔ لوگوں کیلئے اُس کو جس طرح چاہے برتنے اور جا بیجا بغاوتیں برپا کرانیکی کامل آزادی تھی۔ جب میں تخت نشین ہوا تو اُسنے سمجھا کہ میرے وقت میں بھی اُسی طرح آزادی حاصل رہیگی مگر میں نے اُس کی نسبت تحقیقات کر کے اُسکی کرتوتیں معلوم کر لیں۔ اور اُسکی گرفتاری کا انتظام کیا۔ بدقسمتی سے اُسے میرے ارادہ کی اطلاع ہو گئی اور وہ حسب پار بھاگ گیا۔ اور تھوڑا ہی عرصہ بعد لہ لینے کے اُسنے شتواریوں اور دیگر قبایل سے میرے برخلاف بغاوت کرا دی اور اٹھارہ مہینوں تک مجھے سخت تکلیف دی۔ اور قبایلیوں نے جنکے چار ہزار آدمی لڑائی میں قتل نہ ہو گئے اطاعت قبول نہ کی۔ اب اُسنے انگریزوں کے برخلاف سرحدی قبیلوں کو بھڑکا دیا ہے اور جہاد کی رسادی ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ آجتک آٹھ ہزار آدمی ہلاک ہو چکے ہیں میں سنتا ہوں کہ ہندوستان میں بعض اشخاص کہتے ہیں کہ میں سرحدیوں کو اکساتا ہوں۔ مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح کوئی شخص مجھ کو اُس آدمی کے افعال کا ذمہ وار ٹھیرا سکتا ہے جسنے انہی قبائل کو میرے برخلاف بھڑکا کر مجھ سے جنگ کی تھی۔ اور جبتک اُسے یہ معلوم نہ ہوا کہ اُس کی یہ کوشش فضول ہے اس کارروائی سے باز نہ آیا تھا۔ مجھے اُسکے مولد کا پتہ نہیں بتلا کیونکہ اُسکے والدین۔ بیوی۔ بال بچے۔ یا رشتہ دار کوئی بھی میرے ملک میں نہیں ہیں مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ اُسکا مذہب یا قومیت کیا ہے۔ البتہ وہ اپنے مونہہ سے اپنے تئیں مسلمان مشہور کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مذہبی معاملات میں پورا عالم ہوں اور پشتو و فارسی فصاحت کے ساتھ بول سکتا ہوں میرے خیال میں اُسنے جہاد پر بھی کئی رسالے لکھے ہیں۔ اس شخص کو مسلمانوں پر اتنا اقتدار بھی اس قدر حاصل ہے کہ جب اُسنے اضلاع جلال آباد اور لغمان میں اپنے قاصد بھیجے تو تقریباً ۳ ہزار آدمی چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں جانیکو تیار ہو گئے۔ اور عنقریب یہ تعداد تیس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو جاتی۔ مگر خوش قسمتی سے میرے گورنر مشرقیہ جلال آباد کو خبر ہو گئی اور اُسنے ان لوگوں کو روک لیا جب ان لوگوں سے پوچھا گیا کہ کس کے حکم سے اور کس اختیار سے تم انگریزوں کے برخلاف لڑائی کرنیکے لئے جمع ہوئے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے سردار نے ہمکو کہا تھا کہ امیر صاحب نے اجازت دیدی ہے۔ اسپر میرے گورنر نے کہا کہ اسصورت میں مجھے ان سرداروں کو دیکھنا لازمی ہو گیا ہے۔ تاکہ امیر صاحب کو معلوم ہو جائے کہ اُنہوں نے رعیت کو کیا کہا ہے۔ ان سرغناؤں میں سے چار شیخ اور دو ملک جنکے سبز (جہادی) جھنڈے اُٹھائے ہوئے تھے یہاں کابل میں محبوس ہیں۔ اور میں اُنکو سزا دینا اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ باقی سرغنہ بدقسمتی سے بھاگ گئے۔" اس موقعہ پر حاضرین میں سے ایک پکار اُٹھا "بیشک یہ لوگ بدمعاش ہیں"۔ امیر صاحب نے فرمایا "بدمعاش! نہیں وہ اشد ترین حرامزادے ہیں کہ اُنہوں نے میرا نام لیکر لوگوں کو دھوکہ دینے اور مجھے بدنام کرنیکی کوشش کرنیسے بھی دریغ نہیں کیا کیا مجھے حکمرانی کرنے اور لوگوں کو تعلیم و تہذیب سکھانے پر کچھ تھوڑا اور سر اُٹھانا پڑتا ہے کہ اب ایسے بدمعاش بھی مجھے دکھ دینے کے لئے موجود ہو گئے ہیں"۔

میں دربار ہی میں بیٹھا ہوا تھا کہ قیدی باری باری تحقیقات کے لئے امیر صاحب کے روبرو لائے گئے اور امیر صاحب نے اپنی طبعی خوش اخلاقی سے مجھے ہر ایک قیدی کے الزام بتائے۔ تاکہ میں چکلہ بیٹھا رہوں۔ اور اس طرح مجھے شہادت کو جانچنے اور اُسکے اختلاف معلوم کرنیمیں امیر صاحب کی قابلیت اور اپنے ذہن رسا سے فی الفور ذرا سے نکتہ سے معاملہ کی تہ کو پہنچ جانیکی مہارت دیکھنے کا دوسرا موقعہ ملگیا۔ دو آدمی جو حال میں ہندوستان سے واپس آئے تھے امیر صاحب کے روبرو پیش کئے گئے۔ امیر صاحب نے اُنکی طرف اشارہ کر کے کہا کہ "یہ شخص بظاہر اُس عام معافی سے جو چند برس ہوئے مینے اُن لوگوں کے لئے جو جلا وطن کر دیئے گئے تھے شایع کی تھی فائدہ اُٹھا کر واپس آئے ہیں مگر میرے پاس اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ یہ ایوب خان کے جاسوس ہیں جو میرے دربار کے صلاح و مشورہ اور حکم احکام کی خبر لگانا چاہتا ہے ایوب خان اور اُسکا بھائی یعقوب خان میرے دربار کی خبریں حاصل کرنیکی کوشش میں کثیر رقمیں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ واقعی بعض لوگ کیسے بیوقوف ہوتے ہیں اگر وہ یہ سمجھیں دیدیں تو مینے ہفتہ وار یا ماہوار خود کل اطلاع اور تمام خبریں بھیجدیا کرتا ہوں اور انکو اس سے فائدہ بھی ہوگا کہ میری مرسلہ خبریں سچی ہونگی۔ کیونکہ میرے سوا کسی کی میرے افعال اور ارادوں کی خبریں نہیں ہوتی ہیں اپنے معتبر سے معتبر عہدہ داروں کو بھی اہم معاملات کی خفیہ خبریں ظاہر نہیں بتاتا"۔

اثنا گفتگو میں امیر صاحب نے منشی سلطان محمد کا بھی قصہ بیان کیا جو پچھلے دنوں اس ملک سے بھاگ گیا ہے اور کہا مینے اُسکے ساتھ نہایت مہربانی سے سلوک کیا۔ اُسکو زمینیں مکانات نوکر چاکر اور نقدی عطا کی اسکے کئی بیاہ کئے حتی کہ جس چیز کی اُسے ضرورت ہوتی اُسکا جتا دینا کافی ہوتا اور میں اُسکی آرزو کو پورا کر دیتا۔ مگر میری ان مہربانیوں کے باوجود اُسنے دغا دیا اور اپنی غداری کے نتایج کا مردانہ مقابلہ کرنیکی بجائے ملک سے بھاگ گیا۔ اُسنے میری تمام نوازشات کا کمینہ ناشکر گذاری کیساتھ بدلہ دیا۔ میرا ارادہ ہے کہ جب آمد و رفت کیلئے راستے پھر کھلجائیں تو اُسکے بچوں کو ہندوستان بھیجدوں جو شخص یہاں رہچکے ہیں۔ وہ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ امیر صاحب کی دلی خواہش یہ ہے کہ ملک کی حالت سنواری جاوے۔ لوگ مہذب اور امن کی قدر کرنیوالے بنائے جائیں اور بدامنی کو جو ہمیشہ سے اس ملک پر مسلط رہی ہے روبرو کیا جائے۔ جب امیر صاحب تخت پر بیٹھے تھے اُسوقت سرکیں قزاقوں سے بھری ہوئی تھیں اور بڑے بڑے قافلہ بنا کر سفر نہ کرنا سخت خطرناک تھا۔ مگر اب انسان ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سونا اچھالتا چلا جائے اور کوئی نہیں پوچھیگا۔ میاں تیری منہ میں کے دانت ہیں۔ علاوہ بریں امیر صاحب کی تیار کردہ سڑکیں عمارتیں اور دیگر تعمیرات نہایت ہی کارآمد خوش وضع اور پرانی عمارتوں سے بدرجہا افضل ہیں چنانچہ میں یہ کہنے کی اجازت چاہتا ہوں کہ اسملک میں مجھے جو کچھ دیکھنے کا موقعہ ملا ہے اُس سے مجھے امیر صاحب کی خواہش کی درستی کی جسپر وہ اکثر ظاہر کرتے ہیں پوری پوری تصدیق ہو گئی ہے۔ اُنکی وہ خواہش یہ ہے کہ میں اپنی رعیت کو امن پسند بنانا اور اپنے ملک کے قدرتی و صنعتی وسایل کو فروغ دینا اور اپنے ملک کو دنیا کے دیگر ممالک کا ہم پلہ بنانا چاہتا ہوں"۔ اور صرف وہی لوگ جو یہاں رہچکے ہیں جان سکتے ہیں کہ امیر صاحب نے اپنے اس عظیم المقاصد کے حصول کیلئے کیسی سخت اور مسلسل کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں"۔

راقم فرینک اے مارٹن۔ از کابل ۲ ستمبر ۱۸۹۷ء

ماسٹر انبا پرشاد صاحب صوفی

مالک اخبار جامع العلوم مراد آباد کو زیر دفعہ ۱۲ (الف)

مسٹر رستم جی سشن جج مراد آباد نے بتاریخ ۲۹ اکتوبر ۱۸ ماہ قید سخت کی سزا دی۔ حکم سنائے جانے کے بعد ماسٹر صاحب نے عرض کی کہ میرا ایک ہاتھ بیکار ہے میں مشقت کسطرح کرسکونگا تو جج صاحب بہادر نے جواب دیا کہ ڈاکٹر تمہارے حسب حال کوئی مشقت تجویز کرینگے جس دوام بعبور دریا شور یا قید ہفت سالہ کے مقابلہ پر اگر اس سزا کو دیکھا جائے۔ تو ماسٹر صاحب کے خوش قسمت کہنا پڑتا ہے۔ مگر جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ اُنہوں نے اپنے تئیں گورنمنٹ کے رحم پر چھوڑ دیا تھا اور ایک ماہ سے زائد جیل کی سختی برداشت کر چکے تھے جو اُنکے نحیف اور لاغر جسم کیلئے کچھ کم سزا نہ تھی تو اٹھارہ ماہ کی قید سنکر سخت افسوس ہوتا ہے اور ہم کو کامل یقین ہے کہ سر انٹونی میکڈانل صاحب بہادر کی ذات والا صفات بھی آخر اپنی رحیم المزاجی سے کام لینے سے دریغ نہیں کرے گی اور وہ ایک دو مہینوں کی سزا ماسٹر کیلئے کافی عبرت بخش خیال کر کے اُس کی رہائی کا حکم صادر کرینگے ماسٹر صاحب کی قانونی پیروکار یقین واثق ہے کہ رحم سے بہت جلد مستفید ہونیکی کوشش کرینگے۔

تار کی خبریں معہ مختصر حواشی

لندن - ۲۳ - اکتوبر - سونے اور چاندی کے سکوں کا مسئلہ جب سے ۱۸۹۳ء گورنمنٹ ہندوستان نے یہاں ٹکسالوں کو بند کر کے انگلستان کے طلائی پونڈ کو بھی ہندوستان میں جائز سکہ مقرر کیا ہے - اسی دن سے امریکہ اور فرانس جنکے ہاں بھی چاندی کے سکے ہیں گورنمنٹ انگلشیہ سے اس بات کے درپے رہے ہیں کہ چاندی کے سکہ کو بالکل اڑا دینے سے ہمیں بہت نقصان ہے - ہندی ٹکسالوں کو کھولدیا جائے اور انمیں طلائی و نقری سکے غیر محدود مقدار میں برابر ضرب ہوتے رہیں ہم بھی ایسا کرنے کو تیار ہیں اور سونے اور چاندی کا نرخ باہمی ایک اور ۱۵½ کی نسبت سے رکھا جائے - اسکے متعلق صوبجات متحدہ امریکہ نے یورپ میں خاص ایلچی روانہ کئے - وہ پہلے انگلستان آئے اور فرانس کے سفیر کے ساتھ ملکر بماہ جولائی گذشتہ انگریزی صیغہ خارجیہ سے گفتگو کرتے رہے لارڈ جارج ہملٹن وزیر ہند نے بایمائے مجلس وزرات ۵ اگست کو مراسلہ بھیجکر نواب گورنر جنرل ہند سے استصواب کیا - ۱۶ ستمبر کو گورنمنٹ ہند نے مفصل جواب لکھکر اپنی رائے ظاہر کی ہے کہ ٹکسالیں کھولنے سے ہندوستان کی تجارت صنعت و حرفت اور آمدنی پر برا اثر پڑیگا - اور اگر اس تازہ آزمائش میں کامیابی نہ ہوئی تو اسکا کل خرچ ہندوستان کے خزانہ پر فضول پڑ جائیگا - نرخ تبادلہ کے متعلق ہماری مشکلات کا تقریباً خاتمہ ہو گیا ہے روپیہ کی قیمت ۱۳ پنس ہو جانیکے بعد اب بتدریج ۱۶ پنس تک پہنچ گئی ہے - اور اگر ہم موجودہ مالی پالیسی - (ٹکسالوں کو بند رکھنے کی پالیسی) کو قائم رکھیں تو ہم کو روپیہ کی قیمت مستقل طور پر ۱۶ پنس پر قائم رکھنے میں کامیابی ہو جائیگی - لارڈ سالسبری نے گورنمنٹ ہند کی رائے ۱۹ اکتوبر کو امریکہ کے ایلچیوں کو سنا کر انکی پیش کردہ تجویز سے متفق ہونے سے قطعاً انکار کر دیا - اس پر ان ایلچیوں نے دیگر ممالک یورپ (بالخصوص جرمنی) کو بھی جانے کا ارادہ ترک کر دیا ہے - ۲۳ تاریخ سے بعد کی تاریں بتاتی ہیں کہ انگلشیہ گورنمنٹ نے صاف کہدیا ہے کہ طلائی سکہ کی حمایت کرنا ہمارا فرض ہے - مگر پاؤنیر اور تجارت پیشہ اصحاب گورنمنٹ کی اس فیصلہ کو بجائے مفید ہونیکے ہندوستان کیلئے سخت مضر قرار دیتے ہیں - اور بڑے بڑے ماہران معاملات خزانہ و مال بلکہ خود اس شخص کی جو ۹۳ء میں وائسرائے کی کونسل کا ممبر اور نئی پالیسی کا موید تھا رائیں پیش کر رہے ہیں کہ روپیہ کی قیمت اس پالیسی کی بدولت نہیں بڑھی - یہ صرف قحط - طاعون اور جنگ کی بدولت ہے کہ ہندوستان سے انگلستان کو روپیہ بھیجا گیا اور الٹا کئی کروڑ وہاں سے منگوایا گیا اس لئے ولایت میں چاندی کی مانگ بڑھ جانے سے وہاں نرخ چڑھ گیا - اب شروع نومبر سے جب ۶۵ لاکھ روپیہ ہفتہ وار خزانہ ہند سے وزیر ہند کو ان معمولی اخراجات کیلئے جو ولایت میں ہوتے ہیں بھیجنا شروع ہوا - اسوقت قدر عافیت معلوم ہو جائیگی کہ روپیہ ۱۶ پنس کا ہوتا ہے یا بارہ پنس - (ایک شلنگ) پر بھی اسے کوئی نہیں پوچھتا - گورنمنٹ کو ہندوستان کے اغراض کو مقدم سمجھکر چاندی کے سکہ کی ضرب پھر جاری کر دینی چاہئے تھی - ٹائمز بہر حال ہندوستان کے اغراض کو مقدم رکھتا ہے - اس نے گورنمنٹ ہند کی رائے کو پسند کیا ہے - (اڈیٹر)

لندن - ۲۳ اکتوبر - بحیرہ بیرنگ کی سیل ماہی کے شکار کے تنازعہ کیلئے جاپان - روس اور صوبجات متحدہ کے سفراء نے آج واشنگٹن میں کانفرنس شروع کر دی ہے (انگلستان شامل نہیں ہوا)

لندن - ۲۴ اکتوبر - مغربی افریقہ میں طوفان بلاخیز کے آثار صیغہ نوابادیہائے نے کپتان لگرڈ کو بذریعہ تار وسط افریقہ سے لندن بلا بھیجا تھا - وہ پہنچ گیا ہے اور اب اسے خاص ہدایات دیکر مغربی افریقہ کو بھیجا جائیگا - ناظرین وکیل کو مغربی افریقہ کے حالات جو جنگ نیوپ بیضا وغیرہ کے زمانہ میں مفصل بتائے گئے تھے - اور وہاں کے نقشے بھی دئے گئے تھے امید ہے فراموش نہیں ہو گئے ہونگے بنا بریں اس موقعہ پر مختصراً یہ جتا دینا کافی ہوگا کہ مغربی افریقہ آجکل معجون مرکب بن رہی ہے اکثر ساحلی علاقوں پر تو مدت سے فرانس - انگلستان - پرتگال وغیرہ کا قبضہ چلا آتا ہے مگر اندرون ملک میں بیشمار خود مختار مسلمان یا وحشی بادشاہ حکمران تھے ۱۸۸۲ء سے جرمنی اور ہسپانیہ نے بھی ساحل پر قدم جمادئے اور سب نے ایک دوسرے کی ضد بضد اندرونی علاقوں کی طرف اپنے اپنے مقبوضات کے بالمقابل قدم بڑھانے شروع کر دئے - اور دیسی حکمرانوں کے ساتھ دعا و فریب یا دھمکی دلاسا سے تفویضگی اختیارات حکومت کے اقرار نامے لیکر ان کے علاقوں پر دخل کرنا شروع کر دیا - آخر ۱۸۸۵ء و ۱۸۸۶ء و ۱۸۹۰ء و ۱۸۹۳ء کے باہمی معاہدوں سے فرانس و جرمن و انگلستان نے ہر ایک علاقہ کی حدود متعین کر دیں - مگر چونکہ یہ تعین و تخطیط حدود موقعہ پر پہنچنے کے بغیر صرف فرضی طور پر خیالی نقشوں کی بنا پر کیگئی تھی - کیونکہ اکثر علاقوں پر جن میں سے اکثر خود مختار رئیسوں یا خود سر وحشی اقوام کے پاس تھے دخل چھوڑنا ابھی کسی یورپین کو داخل ہونا بھی نصیب نہیں ہوا تھا اس لئے جب ایک سلطنت اپنے علاقہ کے کسی رئیس کی سرکوبی کو آگے بڑھتی ہے تو دوسری سلطنت کو حجت اٹھانے کا موقعہ ملجاتا ہے کہ یہ علاقہ تمہاری حد سے باہر ہے - الغرض فرانس و انگلستان میں اب اسی بات پر تنازعہ بڑھ رہا ہے اور بعد کی تاریں مظہر ہیں کہ حالت سخت مخدوش ہو رہی ہے - ناظرین کو یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ افریقہ کی ہر ایک جانب کے انگریزی مقبوضات کے کچھ حصہ پر براہ راست گورنمنٹ حکومت کرتی ہے اور کچھ پر چارٹرڈ (سند یافتہ) کمپنیاں - چنانچہ مغربی افریقہ میں لیگوس ساحل نائیگر کا علاقہ سیرالیون گولڈ کوسٹ (ساحل طلائی) وغیرہ شق اول میں داخل ہیں اور علاقہ دریا نائیگر (رائیل نائیگر) کمپنی کے ماتحت ہے اور اسی کمپنی نے سن گذشتہ کے آخیر میں نیوپ - بیضا - اور ایلورین کی (فلاح) اسلامی ریاستوں کو پامال اور فتح کیا تھا - فرانس کا سفیر بیرن کورسل مغربی افریقہ کے اسی تنازعہ کیلئے ایک سال کے لئے اور لندن میں رکھا گیا ہے اور اسکی درخواست استعفا کو منظور نہیں کیا گیا +

لندن - ۲۳ - اکتوبر - ہسپانیہ و کیوبا - وزرائے ہسپانیہ نے کل میڈرڈ میں اجلاس کر کے امریکہ کو مراسلہ لکھنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں اسے بتایا جائیگا کہ ہسپانیہ کیوبا کو اندرونی خود مختاری دینے پر آمادہ ہے - اور ساتھ ہی افسوس ظاہر کیا جائیگا کہ گورنمنٹ امریکہ اپنے علاقہ سے باغیوں کی امداد کے لئے والنٹیروں کا جانا نہیں روک سکتی - عام خیال ہے کہ نیا وزیر اعظم بھی مقتول وزیر کانوواس کی طرح اس پر مصر ہے کہ کیوبا پر ہسپانیہ کی اعلیٰ حکومت قائم رکھی جائے اور صوبجات متحدہ کو دست اندازی نہ کرنے دیجائے - اپرانے ناظرین کو یاد ہوگا کہ دسمبر گذشتہ میں جب امریکہ کی پارلیمنٹ نے کیوبا کو فساد و جدال کی تباہیوں سے بچانے کیلئے اپنی گورنمنٹ کو تاکید کی تھی تو ہم نے ایک مفصل نوٹ میں ہسپانیہ کے ناگفتہ بہ مظالم کا ذکر کر کے جو اس نے مسلمانان اندلس اور دیگر مقبوضات کی عیسائی و دیسی رعایا پر کئے ہیں تحریر کیا تھا کہ کل یورپ بالخصوص انگلستان کو بھی مظلوم و ستم رسیدہ اہل کیوبا کی دستگیری کرنا لازمی ہے مگر ہماری رحمدل گلیڈسٹون و کمپنی کو کریٹ و آرمینیا کے جھگڑوں سے کب فرصت ہو سکتی تھی - مگر خوشی کا مقام ہے کہ اب تقریباً ایک برس کے بعد ہندوستان کا سربرآوردہ اخبار پاؤنیر بھی یہی رائے ظاہر کرتا ہے - اسکا بیان ہے کہ "سخت سے سخت تباہی ذلت اور مقہوری بھی ہسپانیہ والوں کے مظالم و سیہ کاریوں کی کافی سزا نہیں ہو سکتی" (اڈیٹر)

لندن - ۲۳ - اکتوبر - کریٹ کا گورنر - دول یورپ نے ریاست لکسمبرگ کی فوج کے کرنیل شیفر کو باتفاق رائے کریٹ کا گورنر منتخب کیا ہے - لکسمبرگ جرمنی کی ایک ریاست ہے - کرنیل شیفر نہایت قابل و مستعد افسر بتائے جاتے ہیں پچھلی جنگ روم و روس میں وہ بیکر پاشا کے ماتحت آرمینیا کی ترکی فوج میں شریک تھے - وہ سوڈان میں بھی جنرل ولزلی کے ساتھ رہ چکے ہیں اور اکثر زبانیں جانتے ہیں +

لندن - ۲۳ اکتوبر - کسالہ کو جب اطالین فوج خالی کریگی تو اسکی جگہ ہندوستانی فوج کو بھیجنے کی کوئی تجویز نہیں - (کسالا کو محمد علی پاشا خدیو اول کے زمانہ میں مصریوں نے صوبہ تقہ کو حبشیوں کی تاخت و تاراج سے محفوظ رکھنے کے لئے ۱۸۴۰ء میں تعمیر کیا تھا اور وہ جولائی ۱۸۸۵ء تک انکے قبضے میں رہا - ماہ مذکور کو دو برس کے مسلسل محاصرہ کے بعد عثمان دغنہ نے اسے

فتح کیا۔ اور اس سے ٹھیک نو برس بعد اطالین جرنیل برٹیا ای نے جبکہ حبشیوں نے سن گذشتہ میں بمقام اڈوا ہزیمت فاش دی اچانک حملہ آور ہو کر جولائی ۱۸۹۴ء میں اسی درویشوں سے چھین لیا۔ اسکی محافظت پر اٹلی کو بارہ ہزار پونڈ سالانہ خرچ کرنا پڑتا تہا شکست اڈوا کے بعد جب اٹلی نے اندرونی علاقہ چہوڑ دینے کا عزم کر لیا تو اس نے مصری گورنمنٹ کو لکہہ دیا کہ اگر قبضہ کرنا ہو تو دسمبر ۹۷ء میں اس پر دخل کر لو۔ ورنہ ہم اسی برباد کر کے ساحل کو واپس ہٹ آئینگے۔ بروی معاہدہ ۱۸۹۴ء اٹلی نے اقرار کیا تہا کہ جب مصر سوڈان کو پہر فتح کر لی تو وہ کسالا کو چہوڑ دیگا۔ اور بربر کا فتح ہو جانا سوڈان کی فتح کے برابر قرار دیا گیا تہا۔ (اڈیٹر)

قاہرہ ۲۴۔ اکتوبر۔ انگریزی بیڑہ جو پچہلے ہفتہ اسکندریہ آیا تہا اب واپس چلا گیا ہے +

قسطنطنیہ ۲۵۔ اکتوبر۔ معاہدہ صلح روم و یونان۔ ٹرکی اور یونان کے وکلاء قطعی معاہدہ صلح کے متعلق یہاں باہمی گفتگو کر رہے ہیں۔ اور ابتک ابتدائی معاہدہ کی تمام شرائط کے متعلق امور پر سوائے دو شرائط کے متفق ہو چکے ہیں۔ متنازعہ شرائط میں سے ایک اس معاوضہ کے متعلق ہے جو یونان نے ترکی رعایا کو ان نقصانات کی تلافی میں جو انہیں جنگ کے دوران میں پہنچے ادا کرنا ہے اور دوسرا امر یونانی قونصلیں متعینہ ٹرکی کے عدالتی اختیارات کے متعلق ہے +

لندن ۲۵۔ اکتوبر۔ کریٹ سے روانگی فوج۔ انگریزی رجمنٹ کی چہہ کمپنیاں اور ایک کوہی باتری کو جو اب کینڈیا میں ہیں مالٹا واپس چلے جانیکا حکم دیا گیا ہے یہہ کوہی باتری نمبر ۴ ہے اور کل یورپ میں انگلستان کے پاس صرف یہی ایک کوہی باتری ہے۔ ان چہہ کمپنیوں کے سوا ابھی ایک انگریزی پلٹن کریٹ میں اور ہے۔ وہ بہی غالباً جلد وہاں سے واپس آ جائیگی۔ پاؤنیر کو خواب آ رہا ہے کہ نئے گورنر کی تقرری پر اب ترکی فوج بہی کریٹ سے منگوائی جائیگی۔ مگر ایں خیال است و محال است و جنوں وہ پہلے یہہ تو دیکہہ لے کہ کیا بابعالی کسی اجنبی شخص کو گورنر بنانا منظور بہی کرتا ہے کہ نہیں؟ اڈیٹر

پیرس ۲۶۔ اکتوبر۔ مغربی افریقہ۔ اندرونی علاقہ میں فساد ہونے کی وجہ سے فرانسیسی حکام نے سینی گمبیا سے ڈہومی کو کمک روانہ کی ہے۔ دریائے نائیگر کے وسطی حصہ کے مغربی علاقجات بورگو اور نکی کے دیسی فرانسیسیوں کے برخلاف تجارت کر رہے ہیں۔ فرانسیسی حکام کا خیال ہے کہ نائیگر کمپنی کے افسروں نے انکو اکسایا ہے سینی گال سے علاقہ مذکور کو بسرعت فوج جا رہی ہے۔ فرانسیسیوں کی مستعدی کے جواب میں انگریزی حکام نے بہی لیگوس سے ویسٹ انڈیا رجمنٹ کا ایک دستہ اندرونی علاقہ کو بھیجدیا ہے +

قاہرہ ۲۶۔ اکتوبر۔ سوڈان عثمان دغنہ پر جو اتبرا میں ہے حملہ کرنیکے لئے کپتان ہنٹر فوج کا دستہ لیکر بربر سے روانہ ہوئے ہیں +

لندن ۲۷۔ اکتوبر۔ ڈچز آف ٹیک آج فوت ہو گئیں (متوفیہ ملکہ معظمہ کے چچا کی بیٹی اور پرنس آف ویلز کی سمدہن یعنی ڈیوک آف یارک کی خوشدامن تھیں۔ انکو شاہی خزانہ سے پانچ ہزار پونڈ سالانہ وظیفہ ملتا تہا۔ ۳ نومبر کو انکا جنازہ اٹہایا جائیگا۔ ۲۷ نومبر ۱۸۳۳ء کو پیدا ہوئیں۔ اور ۱۸۶۶ء میں انکی شادی ہوئی تہی + اڈیٹر

لندن ۲۷۔ اکتوبر۔ ملکہ معظمہ نے شاہ حبس کو آنریری نائٹ گرانڈ کراس آف دی آرڈر آف دی سینٹ میکائیل و سینٹ خارج کا خطاب عطا فرمایا ہے +

لندن ۲۸۔ اکتوبر۔ فرانس و انگلستان۔ لیگوس کے اندرونی علاقہ کے متنازعہ پر لیڈنگ آرٹیکل لکہکر ٹائمز فرانس کو متنبہ کرتا ہے کہ "انگلستان کا تحمل ختم ہو چکا ہے اور وہ اب کوئی اور ایسی قرارداد اسکے ساتہہ نہیں کریگا جس سے کل فائدہ فرانس ہی کو پہنچے"۔ فرانس رائل نائیگر کمپنی کو ریاست تسلیم نہیں کرتا اور بنابریں اسکے کل معاہدوں کو جو اس نے دیسی رئیسوں سے کئے ہیں۔ تاوقتیکہ خود انگلستان انکو باضابطہ فرانس کے سامنے پیش نہ کرے کالعدم تصور کرتا ہے۔ اس لئے انگریزی سفیر متعینہ پیرس کو اس معاملہ کے سلجہانے میں بہت دقتیں پیش آئینگی +

فرانسیسی اخبار طمس لکہتا ہے کہ اگر فریقین (انگریزی و فرانسیسی) کی مسلح افواج کو فی الفور رک جانے کے احکام نہ بھیجے گئے تو عنقریب سخت خطرہ درپیش آنیکا یعنی مٹ بہیڑ ہو جانیکا قوی اندیشہ ہے۔

لندن ۲۸۔ اکتوبر۔ کاریگروں کا تنازعہ مجلس تجارت (پیرکاری محکمہ ہے) کے مراسلہ کے جواب میں کام چہوڑ کر بیٹھے ہوئے انجنیروں اور کاریگروں نے تصفیہ تنازعہ کانفرنس پر چہوڑ دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ مگر اپنی شرائط کا منوانا لازمی قرار دیتے ہیں۔ مالکوں نے بہی اسی شرط پر شریک مشورہ ہونے کا جواب دیا ہے (ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہہ تنازعہ جہاز سازی کے کارخانوں کے مالکوں اور انجنیروں و ملازموں میں کئی مہینوں سے درپیش ہے۔ یہہ گویا سرمایہ اور محنت کا مقابلہ ہے۔ کاریگروں نے درخواست کی تہی کہ یومیہ کام کے لئے آٹہہ گھنٹوں کا وقت مقرر کیا جائے پہلے دس گھنٹے یومیہ کارگذاری تہی۔ نیز انجنوں کے استعمال کے متعلق بہی کچہہ شرائط پیش کیں۔ مالکوں نے ماننے سے انکار کیا۔ ایک کارخانہ دار کا بیان ہے کہ اگر میں وقت کی تخفیف منظور کر لوں تو مجہے پچاس ہزار پونڈ سالانہ کا خسارہ ہو۔ کاریگروں نے کام کرنا چہوڑ دیا۔ اور بتدریج نہ کام کرنے والوں کی تعداد پچاس ہزار ہو گئی۔ اور اسوقت تقریباً کل کارخانے بند ہیں جس سے ملک کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے حتی کہ جس قدر جہاز صیغہ امیر البحری نے اس سال تیار کرانے تہے۔ انکی تیاری میں بہی ایک سال کا وقفہ پڑ گیا ہے۔ اور یہہ توقف ایسی حالت میں جبکہ جرمن روس اور فرانس وغیرہ مخالفین انگلستان بحری تیاریوں میں بہی نہایت سرگرمی سے مصروف ہیں جسقدر مضر ہو سکتا ہے اسکی توضیح کی ضرورت نہیں اور غالباً اسی لئے اب مجلس تجارت نے جیسا کہ دو تین برس ہوئے لارڈ روزبری نے کیا تہا بیچ بچاؤ کرنیکی کوشش کی ہے۔ یورپ میں ایک قسم کے کارخانوں کے مالکوں اور کاریگروں نے اپنی علیحدہ علیحدہ کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں۔ اور جو کچہہ کرنا ہوتا ہے پہلے اسکا ان کمیٹیوں میں فیصلہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اپنی ایام بیکاری کے گذارہ اور مالکوں کا کامیابی کے ساتہہ مقابلہ کرنیکے لئے کاریگر اپنی اپنی کمیٹیوں کو ہفتہ وار آمدنی کا ایک جزو ادا کرتے رہتے ہیں جو جمع ہوتا رہتا ہے اور جب کمیٹی مالکوں سے نزاع ہو جانے پر کام ترک کر دینے کا فیصلہ دیدے تو اس جمع شدہ سرمایہ سے بیکاری کے ایام میں مزدوروں کو گذارہ ملتا ہے (اڈیٹر)

لندن ۲۹۔ اکتوبر۔ سلطان زنجبار بخار سے سخت بیمار ہیں +

ملک احمد خان ٹوانہ سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی نگرانی ۲۸۔ اکتوبر کو سر چارلس رو اور سٹاگڈن صاحب ججان چیف کورٹ کے روبرو پیش ہوئی۔ سرکار نے بہی تخفیف سزا کے برخلاف اپیل کر رکھی تھی۔ ملزم کیطرف مسٹر گری۔ میاں شاہ دین۔ اور لالہ لال چند اور سرکار کیطرف سے مسٹر پارکر و مسٹر رابنسن جونیر ایڈووکیٹ پیروکار تھے۔ ملک احمد خان کو لاہور کے مجسٹریٹ نے ایک جرم میں دو برس اور دوسرے میں ایکسال قید محض کی سزا دی تھی۔ اول سزا کو اپیل پر تخفیف کر کے سشن جج نے تین مہینے کر دیا تھا اور دوسرے جرم سے بالکل بری کر دیا تھا۔ مسٹر گری نے زور دیا کہ زیر دفعہ ۱۹۷ ضابطہ فوجداری گورنمنٹ سے کوئی اجازت باقاعدہ نہیں لیگئی۔ اور واقعاتی شہادت پر بھی بحث کی۔ عدالت نے سرکاری وکلاء کی تقریر سننے کے بغیر نگرانی کو خارج کر دیا اور ملزم کو دس دن کے اندر لاہور یا راولپنڈی کے مجسٹریٹ ضلع کے روبرو جیل میں بھیجے جانیکے لئے پیش ہونیکا حکم دیا۔ مسٹر پارکر نے حکم سے پہلے کہدیا تھا کہ اگر چیف کورٹ نگرانی کو خارج کر دے تو مجھے گورنمنٹ نے بحالی سزا سابقہ پر زور دینے کی فہمائش کی ہے +

رای بہادر پنڈت سورج کول صاحب سی۔ آئی۔ ای رئیس لاہور۔ جو پنڈت سری کشن صاحب کول ڈپٹی کمشنر حصار کے والد ماجد ہیں۔ نواب وائسرائے کی کونسل کے ایڈیشنل ممبر مقرر کئے گئے ہیں +

پاؤنیر ایک مدلل و مفصل مضمون میں توسیع ریلوے کی پالیسی کو ملک کی مالی حالت کی لحاظ سے مطعون کرتا ہے +

برہما لیجسلیٹو کونسل ۴۔ نومبر کو پہلا اجلاس کریگی۔ پنجاب کی نئی کونسل کا پہلا اجلاس

۴ آج ۱۱ بجے دوپہر کو ہوا ہوگا اور جس میں نواب لفٹننٹ گورنر کی افتتاحی تقریر کے بعد مسٹر ڈین صاحب چیف سکرٹری نے مسودہ قانون عبارات عامہ پنجاب کا پیش کیا ہوگا + اوٹاکمنڈ کی گورہ فوج کے بینڈ ماسٹر نے مدراس کی کمانڈر انچیف کو دہمکی

اللہ کا ملی خبریں

فہرست زر چندہ مظلومین کریٹ و مجروحین عساکر عثمانیہ جو ابتک دفتر وکیل میں موصول ہوا

	روپیہ	آنہ	پائی
میزان مندرجہ اخبار وکیل مطبوعہ ۱۲ ستمبر ۱۸۹۷ء	۷۴۹	۱	۲
حکیم فیروز الدین صاحب۔ از سری نگر کشمیر	۳۳	۰	۰
سید محمد فاضل صاحب از جالنہ	۸	۱۴	۰
سید نظام الدین صاحب از ضلع جالندھر۔	۱	۰	۰
حکیم حسین احمد صاحب معرفت " "	۲	۱۴	۰
منشی رحیم بخش صاحب از روپڑ۔	۱	۰	۰
معرفت خواجہ محمد خلیل صاحب از گیا	۶	۶	۰
معرفت نواب حسین علیخانصاحب از علیگڈھ۔	۵	۰	۰
کاتبان وغیرہ اخبار وکیل امرتسر	۳	۸	۰
میزان	۸۱۰	۱۱	۳

رقم مندرجہ بالا میں مبلغ آٹھسو پانچ روپیہ کی نوٹ بذریعہ رجسٹری ۷۔ اکتوبر ۱۸۹۷ء کو عالیجناب حسین کامی بے آفندی ٹرکش قونصل متعینہ کراچی کی معرفت قسطنطنیہ کو روانہ کردیئے گئے ہیں۔ بعد وضع خرچ رجسٹری موازی ۱۱ روپیہ وکیل میں اب پانچ روپیہ ۳ پائی جمع ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ عالی ہمت اصحاب کرم کی توجہ سے یہہ چند روپئے عنقریب معقول رقم کی شکل میں تبدل ہوجائینگے۔ اور ہمکو صرف یہی قلیل مقدار نہ بھیجنی پڑیگی +

اس موقع پر ہم دیگر مالکان اخبار کی خدمت میں بھی گذارش کردینا مناسب سمجھتے ہیں کہ جسقدر روپیہ اُن کے پاس جمع ہوچکا ہے اُسکے روانہ کرنے میں وہ اور زیادہ توقف سے کام نہ لیں۔ اسوقت ایک روپیہ وہ کام دیسکتا ہے جو بعد میں دس روپئے بھی نہیں دیسکتے۔ یہہ ضروری نہیں کہ وہ معقول رقم جمع ہونیکے انتظار میں اُن رقموں کو بھی جو ابتک اُنہیں موصول ہوئی ہیں بیکار رکھ چھوڑیں۔ ایکدفعہ روپیہ بھیجدینے سے پھر کوئی ممانعت نہیں ہوجاتی اور دوبارا سہ بارا روپیہ بھیجنے میں کوئی امر مزاحم نہیں ہے۔ ہمارے عنایت فرما حکیم امین الدین صاحب بیرسٹر پشاور نے کئی مہینے ہوئے ایک بینظیر مضمون میں جو اسی اخبار میں شائع ہوا تھا مسلمانان ہند کو مظلومین کریٹ و مجروحین عساکر عثمانیہ کی تحریص و ترغیب دلاتے وقت جیب خاص سے ایک ہزار روپیہ چندہ عطا کرنیکا وعدہ کیا تھا۔ اور بعد میں اُنکے ایجنٹ کی تحریر سے جو وکیل اور کئی ایک مصری و ترکی اخبارات میں بھی شائع ہوئی تھی معلوم ہوا تھا کہ حکیم صاحب موصوف نے اس فنڈ کیلئے اپنے دفتر میں ایک خیراتی صندوق رکھوادیا ہے۔ اور ہر ایک شخص کیلئے جو انکو اپنے مقدمہ میں پیشکار بنانا چاہے حسب استطاعت اُس میں کچھ نقدی ڈالنا لازمی کردیا ہے۔ مگر ہمکو ابتک اثبات کا علم نہیں ہوا کہ اس صندوق میں کسقدر روپیہ جمع ہوا۔ اور کیا وہ روپیہ اور نیز حکیم صاحب کا ذاتی چندہ اعانت مظلومین کریٹ یا اعانت مجروحین عساکر عثمانیہ کی انجمنوں میں سے کسی کے پاس بھیجا گیا ہے یا نہیں۔ اگر روانہ کردیا گیا ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ حکیم صاحب اس امر کو بذریعہ اخبار ظاہر کرنیسے دریغ نہیں فرمائینگے۔ کیونکہ گو اصحاب سخا و کرم مخفیہ خیرات کرنیکو مستحسن خیال کرتے ہیں مگر جب اظہار سے اوروں کو بھی تحریص و ترغیب ہوسکتی ہے تو اُسکا ظاہر کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہوتا ہے۔ اور اگر بفرض محال مکروہات دنیا اور مشاغل عدیدہ کی وجہ سے اُنہوں نے ابتک وہ روپیہ ارسال نہ فرمایا ہو تو ہم انکی خدمت میں باادب گذارش کرنیکی جرأت کرتے ہیں کہ وہ زر موعود اپنی پہلی فرصت کیوقت منزل مقصود کو بھیجکر کئی سو مصیبت زدگان کو رنج و آلام اور فقر و فاقہ سے رہائی دلوانیکا ثواب لیں۔ ورنہ تعویق سے تاتریاق کی مثل یاد ہمارے مولانا صادق بلند شہری کے مضمون والا شعر ؎ ایک قطرہ بھی ہے کافی ابر خوش ہنگام کا + جل گیا جب کھیت اور برسا تو پھر کس کام کا صادق آئیگا۔ حکیم صاحب کے علاوہ اور بھی کئی ایسے اصحاب ذی مقدرت ہیں۔ جو اس کار ثواب میں شریک ہونیکا ارادہ ظاہر کرچکے ہیں۔ اور اُنکی ذات و دولت سے اکثر محتاجین مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ مگر ابتک باوجودیکہ ایکدفعہ پہلے بھی اُنکو توجہ دلانیکی کوشش کیگئی تھی۔ ابتک خاموش بیٹھے ہیں۔ کیا ہندوستان کے مسلمانوں کیلئے یہہ شرم کا مقام نہیں ہے کہ قومی ہمدردی اور اسلامی اخوت کے زبانی دعووں میں تو وہ کسی سے دبکر نہیں۔ لیکن یورپ و امریکہ کے عیسائی اور یہودی تو انکے ہم مذہب بھائیوں اور اُنکے مقامات متبرک کی محافظ سپاہیوں کی امداد و اعانت میں قابل تعریف سرگرمی سے دھڑا دھڑ روپیہ بھیج رہے ہوں اور انکے دلوں پر کوئی اثر نہ پڑے۔ وما علینا الا البلاغ

نجد کے امیر معظم محمد بن عبد اللہ بن الرشید کے حالات و عرب کے ۳/۴ حصہ کا خود مختار بادشاہ ہونے کی دسمبر گذشتہ کی کسی پرچہ میں تحریر ہوچکے ہیں۔ امیر موصوف کو باوجود مجاہد و مطلق العنانی اعلیحضرت جلالت مآب خلیفہ اعظم سے جو دلی عقیدت اور خلوص ہے اُسکا بھی کچھ شمہ اُسیوقت بتادیا گیا تھا۔ یہی وہ جلیل القدر امیر ہے جسنے محاربہ روم و یونان کے شروع ہونے پر کئی لاکھ مسلح بدو فوج ہمراہ لیکر محاربہ میں شریک ہونیکی درخواست کی تھی۔ مگر سلطان المعظم نے اُسکے اخلاص و ارادتمندیکا شکریہ ادا کرکے کہلا بھیجا تھا کہ یہہ جنگ کوئی ایسا اہم نہیں جسکی لئے امیر موصوف کو تکلیف دینی مناسب ہو۔ عساکر قاہرہ کی فتح و نصرت پر امیر ممدوح نے جو قصیدہ تہنیت و مبارکباد خود تصنیف کرکے بابین ہمایون میں ارسال کیا تھا۔ اُسکے پڑھنے سے استحکام تعلقات روحانی و ظاہری کی اور بھی تصدیق ہوتی ہے۔ اعلیحضرت کی اقتدار و اختیار اور محبوب الٰہی ہونیکا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ نہ فقط اُن کے ہم مذہب (سنت جماعت بالعموم اور حنفی المذہب بالخصوص) اور انکی اپنی رعایا انکی محبت و عشق میں سرشار ہے بلکہ وہ قومیں اور ملک بھی جو صدیوں سے ٹرکی اور سنت جماعت کی جانی دشمن چلے آتے تھے خود بخود انکیطرف کھنچے چلے جارہے ہیں اور خلیفہ اعظم کی معنوی و ظاہری متابعت و محبت سے بڑھکر اور کوئی سعادت نہیں دیکھتے + یہی امیر محمد ابن عبد الوہاب کے پڑپوتہ ہیں جو وہابیہ فرقہ کا بانی اور ترکوں کا دشمن قلبی تھا اور جسنے موجودہ مسیحی صدی کے آغاز میں ترکوں کو متواتر شکستیں دیکر بلاد عرب و حجاز سے مطلقاً خارج کردیا تھا۔ آج اُس عبد الوہاب کا فرزند فرقہ وہابیہ کا صدر اعلے اور کئی لاکھ مسلح عرب فوج کا مطلق العنان مالک کسی دنیاوی تحریک کے بغیر صرف الہام ربانی سے نصیحت یاب ہوکر اپنے آپکو بڑے فخر سے زمرہ جان نثار خدام سلطنت علیہ اور خلافت عظمے میں شمار کرتا ہے۔ اسیطرح شاہ مظفر الدین والیٔ ایران جنہوں نے حال میں چار سو پونڈ بازار یلدز سراء کو مرحمت فرمائے ہیں اور انکی مسلمان رعایا کے کل تعلیم یافتہ اور سمجھدار لوگ (جو تقیتاً کلہم شیعہ مذہب ہیں) امیر نجد اور خالص ترکوں سے کچھ کم جلالت مآب کی والہ و شیدا نہیں ہیں۔ اس بیان کی تصدیق ہر روز ایران کے جرائد جلیلہ کے مطالعہ سے ہورہی ہے۔ اور جسکی مزید تصدیق کیلئے عالیجناب میرزا محمد تقی خان کمال الدین سنجر تہرانی کی نو تالیف کتاب کارستان اتفاق کا دیکھنا جو مطبع الپنچ بانکی پور میں نہایت خوشخط اور اعلے درجہ کے ڈمی کاغذ پر طبع ہوئی ہے کفائت کرتا ہے۔ میرزا موصوف۔ امیر المومنین کے اوصاف ایک قصیدہ میں اس طرح بیان فرماتے ہیں:۔

در جہان فرد مسلمانی و کار مسلمین — گر چہ بالا بود از تیغ تو بالاتر گرفت

شیعہ وسنی بہد معدلت پیرائی تو — بس عجب آمیزشے چوں شیر با شکر گرفت
آن بدین قرآن و ایں آنرا شود ایمان نثار — قوم از تو طرز سلماں شیوۂ بوذر گرفت
حالیا حصن حصین چرخ را بکشا بہ تیغ — ہمچو خیبر کو بشمشیر دو دم حیدر گرفت

کیا اعلیحضرت امیر المومنین پر خداوند کریم اور اُسکے رسول مقبول کی خاص نظر عنائت ہونیکی اس سے زیادہ شہادت ہو سکتی ہے کہ مسلمانوں کا وہ فرقہ جو خلافت کے بارہ میں نہایت ہی متعصب اور سخت ہے اور خلفاء راشدہ میں سے بھی اولین تین خلیفوں کو جائز و مستحق خلیفہ ماننے سے متردد ہے مصلحت وقت سے مجبور یا اُن کے عشق و محبت سے مخمور ہو کر الغرض کسی وجہ سے سہی۔ اب اسوقت یہہ مسلمہ امر ہے کہ وہ بھی برضا و رغبت عبد الحمید خان کو خلیفہ المسلمین تسلیم کر رہا ہے۔ چنانچہ وہی شاعر بے بدل ایک دوسری قصیدہ کے عنوان میں جو فتح و نصرت کی مبارکباد میں تحریر کیا گیا ہے سلطان المعظم کے دیگر القاب کے ساتھ ہی خلیفۃ المسلمین کو بھی بخط جلی لکھکر یہہ شعر تحریر فرماتے ہیں:-

امیر المسلمین قوم شاہنشاہ جم چاکر — کہ باشد از دم تیغش رواج دین پیغمبر
بود عثمان در حلم و حیا۔ روز غزا حیدر — کہ در روز و غا بارد ز تیغش ہر عدو اخگر
مسلمان ہچو سلمان است و ایماندار چوں بوذر — شہے کو قطب ایمان راست نیکو معتبر لنگر
شہنشاہیکہ مار موراں خوار فیل جرار ش — تواند آتش افشاند بفرق خصم چوں اژدر
شہنشاہیکہ یک کندآور ترک از سپاہ وے — تواند آنکہ تسخیر جہانے کرد سہ تا سر
غرض آن عروۃ الوثقائے دین احمد مرسل — نمودہ فتح یوناں با ہزاراں مجد و کروفر

اسی قصیدہ کی مطلع دوم میں لکھتے ہیں:-

خلافت دستگاہا داد خواہا آسمان جاہا — جہانہ وردی فتح و نصرتہا خوش زینت و زیور
سنگ دست زر افشانگ حبیب مسلم و مومن — سنگ تیغ سر افشانگ عدوی ملحد و کافر
افندم بادشاہم سیدم دولتلو سلطانم — خداجاہ و جلالک ایلہ سوں ہر لحظہ افزونتر
لوائے ہمتک اوزرش سین الحق بام گردونہ — سنگ صمصام قہرک خصم کافروں آلور کیفر
بداندیش تو و بدخواہ جاہت را بود دایم — یکے را در و در بالیں یکے را مرگ در بستر

ان اشعار سے ناظرین کو امامیہ اصحاب کی محبت و الفت کا جو وہ سلطان المعظم سے رکھتے ہیں پورا یقین ہو گیا ہوگا۔ امیر محمد کا قصیدہ اخلاص و عقیدت میں اُنپر بھی سبقت رکھتا ہے۔ اُسکے ابتک صرف تین شعر معلوم ہوئے ہیں جو بجنسہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ جسوقت سالم قصیدہ دستیاب ہوا وہ بھی انشاء اللہ العزیز شائع کر دیا جائیگا ؎

فیا کعبۃ الامال یا ھیبۃ الاعدا — حنانیک لا تسمع بنا قول کاذب
پس اے کعبۂ امیدہا۔ اے ہیبت اعدا — مہربانی کر ہمپر متواتر اور ہمارے بابت جھوٹوں کی بات نہ سن
اذا کنت یا فخر الخلافۃ راضیا — فلسنا نبالی عن محب و غاضب
اے فخر خلافت اگر تو ہمسے راضی ہو — تو ہمکو کسی دوست یا دشمن کی پروا نہیں
و ان کنت سلما فالحرب غنیمۃ — و لو اضرمت نیرانہا کل جانب
اور اگر تیرا طرف سے مہربانی و صلح رہی تو باقی تمام دنیا میں لڑائی غنیمت ہے خواہ اُن کے شعلے تمام طرفوں سے بلند ہو رہے ہوں

اس قصیدہ کی بھیجنے کے بعد امیر موصوف نے پندرہ خالص النسل میش بہا عربی گھوڑے بھی بطور ہدیہ اپنے دار الخلافہ حائل (واقعہ وسط عرب) سے متبوع الاعظم امیر المومنین کی خدمت میں ارسال کئے جو لائت کی ڈاک مخبر ہے کہ اکتوبر کے شروع میں بخیریت دمشق پہنچگئے تھے اور غالباً وسط اکتوبر کو آستانہ علیہ پہنچگئے ہونگے + اعلیحضرت کی منصفہ خلافت اور اُسکے اقتدار کو صرف مسلمان عالم اور مسلم فرمانرواؤں ہی نے تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ زبردست سے زبردست یورپین فرمانرواؤں کو بھی سلطان المعظم کے اس منصب جلیلہ کے سامنے جسکی طاقت و عظمت کا ڈنکا اب لوریکبارگی کل دنیا میں بج گیا ہے سر جھکانا پڑا ہے چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے زار ایسے جابر اور طاقت ور شہنشاہ نے سلطان الاعظم سے یہہ التجا کی تھی کہ وہ وسط ایشیا میں روسی حکومت کے برخلاف اپنے اس اقتدار سے کام نہ لیں۔ اس عنایت کریمانہ کے عوض روس معاملات یورپ میں ہر وقت سلطان کا معاون اور مددگار رہیگا۔ زمانہ کی یہہ عجیب غریب نیرنگی دیکھکر بے اختیار یہی کہنا پڑتا ہے کہ ذالک فضل اللہ یعطیہ من یشاء واللہ ذو الفضل الکریم +

جاپان اور انگلستان میں اتحاد یا تعلقات زیادہ گہرے ہو جانے سے ترکی اخبار صباح نتیجہ نکالتا ہے کہ اس سے انگلستان کی بے اندازہ کمزوری ثابت ہو رہی ہے۔ تجارتی اور پولیٹیکل معاملات میں کچھ عرصہ سے اور خاصکر جب سے روس نے سائبیریا میں ریل بنانی شروع کی ہے روس اور انگلستان میں سخت رقابت ہو گئی ہے۔ انگلستان بہت کچھ ہاتھ پاؤں مار رہا ہے کہ کسیطرح اس لائن کو مکمل نہ ہونے دے۔ کیونکہ جسدن پہلا انجن اس مجوزہ لائن کے انتہائی اسٹیشن ولیڈی وسٹاک میں جو سائبیریا کے مشرقی ساحل داخل پر روسیونکا مشہور بندرگاہ ہے داخل ہوا۔ اُسیدن سے جاپان۔ چین۔ امریکہ اور ہندوستان کی منڈیوں سے انگریزی تجارت کا بوریا بستر ا بندھ جائیگا۔ انگریزی تجارت کا دائرہ محدود ہو جائیگا اور بیشمار انگریزی تجارتی جہاز بندرگاہوں میں بیکار پڑے پوسیدہ ہوتے رہینگے۔ یا اُنکا اکثر حصہ روسی خرید لینگے۔ جنکی تجارت بہت بڑھ گئی ہوگی۔ الغرض اس ریل کے بنتے ہی انگلستان کی پولیٹیکل اور تجارتی اقتدار کا خاتمہ ہو جائیگا اسلئے انگلستان نے روس کے ارادوں کو روک پہنچانیکے لئے نہایت اضطراب اور پرشوقی سے جاپان کی درخواست اتحاد کو منظور کر لیا ہے +

قسطنطنیہ کا سب سے معتبر اور باوقار اخبار لیونٹ ہیرلڈ اس ہنریان پر نہایت ہی عمدہ ریمارک کرتا ہے کہ صباح کی صرف خبطیانہ خواہشیں اُس کی ایسا نتیجہ نکالنے کا باعث ہوئی ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا مہاراجہ کپورتھلہ کی سیاحت قسطنطنیہ اور سلطان المعظم سے اُنکی ملاقات اور گفتگو کی متعلق غلط رپورٹ شائع ہوئیکی خبر رائٹر ایجنسی نے دی تھی۔ وہ معاملہ بھی اسی اخبار کے متعلق تھا۔ مہاراجہ کپورتھلہ نے سلطان المعظم سے ملاقات نہیں کی تھی۔ البتہ سلطان المعظم نے اس معزز مہمان کی خاطر و مدارات کیلئے ایک اعلیٰ افسر مقرر فرما دیا تھا جس ملاقات کا اوپر ذکر آیا ہے۔ وہ مہران آفندی (ارمنی عیسائی) مالک اڈیٹر اخبار صباح نے مہاراجہ صاحب سے ہوٹل میں جاکر کی تھی۔ اور پھر اُسکی روئیداد اخبار میں درج کرتے وقت مہاراجہ صاحب کیطرف ایسے فقرات منسوب کئے جنکو وفاداری سرکار انگلشیہ کی بحث کو بالکل الگ رکھکر بھی دیکھا جائے تو کوئی آزاد خیال ہندو نہیں کہہ سکتا۔ جسوقت یہہ خبر مہاراجہ صاحب کو ہوئی تو اُنکے حکم پر مسٹر وڈ صاحب سکرٹری مہاراجہ صاحب نے فی الفور اُسکی تردید لیونٹ ہیرلڈ میں چھپوا دی + مہاراجہ صاحب اور اُنکے متعلقین کو سر فلپ کرسی انگریزی سفیر نے ۲۱۔ ستمبر کو الوداعی دعوت دی اور شام کو انکے اعزاز میں محل موسم گرما میں روشنی کیگئی۔ ۲۳۔ کو وہ بذریعہ ٹرین ہنگری کو تشریف لیگئے +

ٹرکی میں اس سال گندم کی فصل بہت اچھی ہوئی ہے۔ مگر اکثر دیگر پیدا کنندہ ممالک میں فصل کے ناقص ہونیکی وجہ سے غلہ کی اسقدر مانگ ہو رہی ہے کہ ٹرکی میں بھی نرخ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ گورنمنٹ عثمانیہ نے غربا کی حالت زار پر رحم فرما کر ستمبر کے آخری ہفتہ میں ان امور پر رپورٹ کرنیکے لئے ایک کمیٹی زیر صدارت مارشل توفیق پاشا (صدر انجمن مجلس محاسبہ) جواب: زیر خزانہ مقرر کی گئی ہیں (توفیق پاشا وزیر خارجیہ اور ہیں) قائم کر دی۔ وہ امور حسب ذیل ہیں:- (۱) گرانی گندم کے اسباب کیا بتائے جاتے ہیں؟ (۲) یہہ کہانتک درست ہیں۔ (۳) کیا نرخ کم کیا جا سکتا ہے۔ (۴) غلہ کی ڈھولائی کا بہترین ذریعہ کیا ہے اور کیا موجودہ ذرائع میں توسیع ہو سکتی ہے (۵) کیا صوبجات سے گندم کی درآمد بند کر دیجائے؟

قسطنطنیہ کی بندرگاہ میں ۲۰۔ اگست ۲۶۔ ستمبر کے عرصہ میں ۹۲ تجارتی جہاز داخل اور ۳۶ روانہ ہوئے۔ اور ۲۷۔ ستمبر اگست ۲۰۔ اکتوبر کے عرصہ میں ۹۳ داخل اور ۳۱ روانہ ہوئے

؎ کنایہ از تفنگ

آئندہ و زندہ جہازوں میں تقریباً ۳/۴ انگریزی جہاز تھے +

ترکی صیغہ حرب نے عساکر عثمانیہ کیلئے چار سو مزید خیمے تھیسلی کو روانہ کئے ہیں۔ اس خبر سے اور نیز یورپین اخبارات کی تحریروں سے پایا جاتا ہے کہ ترک ابھی اس صوبہ کو خالی کرنیکا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں سلطان المعظم کے حکم سے تیس ہزار تازہ فوج اُن سپاہیوں کی جگہ جو بیمار یا زخمی ہونیکے باعث گھروں کو واپس پہنچا دیئے گئے تھے تھیسلی کو بھیجی گئی تھی البتہ تمہیدی معاہدہ صلح پر دستخط ہوتے ہی دونوں سلطنتوں میں تجارتی تعلقات قائم ہوگئے۔ امیر المومنین نے ترکی سمندروں اور بنادر میں یونانی تجارتی جہازوں کے داخلہ کی اجازت دیدی۔ چنانچہ کئی مہینوں کے بعد ۲۴ ستمبر کو پہلی مرتبہ تین یونانی جہاز قسطنطنیہ کے بندرگاہ میں داخل ہوئے۔ علاوہ بریں اُن تمام ترکی قونصلین کو جو صوبہ تھیسلی کے سوا یونان کے باقیماندہ علاقہ کے آٹھ مقامات (اتھنز۔ پائرس۔ پطراس۔ کلیس۔ جزیرہ کارفو۔ سیرہ قرہ سرا اور آرٹا) میں متعین تھے اور اعلان جنگ ہونے پر قسطنطنیہ واپس آگئے تھے۔ ستمبر کے آخری ہفتہ میں اپنے اپنے مقام تعیناتی کو جانیکے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا۔ صوبہ تھیسلی کے امصار لاریسہ و ولو۔ اور تریخالہ) کے قونصلین کو ایسے حکم کا نہ دیا جانا بھی ظاہر کر رہا ہے کہ ترکوں کو اُسکے چھوڑنے کی ابھی کوئی ایسی جلدی نہیں ہے +

منیف پاشا ترکی سفیر متعینہ طہران کی جگہ شمس الدین بے سابق گورنر صوبہ وان مقرر کئے گئے ہیں +

آبنائے ڈارڈینلز کی قلعبندی۔ آبنائے مذکور کے قلعہ حمیدیہ پر نارڈن فلٹ اور دیگر ساخت کی قلعہ شکن توپیں ۱۰-۱۰ انچ اور ۱۴-۱۴ انچ قطر کی نال رکھنی والی نصب کیگئی ہیں۔ ۲۰ ستمبر کو ایک خاص کمیشن کے سامنے جس میں مشیر آصف پاشا یاور سلطانی + و ممبر جنگی کمیشن اعلے و انسپکٹر قلعجات آبنائے۔ جنرل مظہر بے کمانڈر ڈارڈینلز۔ عبد الرحمن پاشا۔ امیر البحر حسن رامی پاشا سپہ سالار افواج بحری اور کئی دیگر اعلے عہدہ دار شامل تھے۔ آزمائش کیگئی۔ چاند ماریکا برج قلعہ حمیدیہ کی بالمقابل قلعہ کلید البحر کی پہاڑی کے ڈھلاؤ پر تھا۔ توپچی ایسے مشاق نکلے کہ ایک گولہ بھی خطا نہ گیا۔ ۲۱ کو اسی کمیشن کے روبرو قلعہ مجیدیہ کی نئی توپوں کی آزمائش کیگئی۔ ۲۲ کو قلعہ نقارہ کی نئی توپونکی آزمائش ہوئی یہ کرپ قسم کی ہیں اور ۸-۱۰ و ۱۰ ۱/۴ انچ قطر کی نال رکھتی ہیں یعنے ان میں اسقدر قطر کے گولے پڑتے ہیں۔ پہلے ثابت و ساکن اشیا پر اور پھر متحرک اشیا پر گولی باری کی گئی پچھلی قسم کی مشق ایک آہنی پرانے جہاز پر کیگئی۔ پہلے دو گولے خالی گئے۔ مگر تیسرا ٹھیک زد پر بیٹھا اور جہاز غرق ہوگیا۔ ان آزمائشوں سے پہلے حسن رامی پاشا اور جنرل مظہر پاشا نے خلیج بیسکا کے تمام کارآمد ناکوں اور جزائر ٹینی ڈوس و امبروس کے سواحل کا معائنہ کرکے آصف پاشا کی معرفت گورنمنٹ کو رپورٹ ارسال کی تھی۔ ان قلعوں کے بعد قوم قلعہ سید البحر۔ ارخانیہ اور اطغرل کے قلعونکی توپونکی آزمائش ہوئی۔ جہازوں کی توپونکی مشق اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہوگئی ہوگی +

اعلیحضرت کی فیاضی و رعیت پروری۔ کوئی دن ایسا نہیں گذرتا کہ اُس میں حضور ممدوح کی ذات والاصفات سے سینکڑوں بندگان خدا مستفید نہ ہوتے ہوں ادارہ صرف خاص حضور ممدوح کے حکم سے کینڈیا کے اُن بیکس یتیم بچونکو جنکے والدین شہر سے باہر باغیوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے ہیں سرمائی پوشاک تقسیم کر رہا ہے۔ مرحمت سلطانی سے اسطرح ایکسو پانچ بچے جاڑے کی صعوبت سے محفوظ ہوئے ہیں۔ جو مفلس کریٹی مہاجرین سمرنا میں وارد ہیں۔ اُنکے بچونکو سرکاری خرچ پر تعلیم دیئے جانیکا بھی حکم صادر فرمایا گیا ہے۔ انجمن امداد اہالی کریٹ نے ۵ اگست سے ۱۶ ستمبر تک کینڈیا۔ لاکیٹی اور قریب جوار کے مسلمانوں میں ۵۴۳۰ بوری آٹا تقسیم کیا +

رائیٹر ایجنسی نے گو اس ہفتہ تک کوئی اطلاع نہیں دی تھی۔ اور اس ہفتہ بھی صرف مجمل طور پر کچھ انگریزی فوج کے مالٹا کو واپس جانیکا ذکر کیا تھا۔ مگر ترکی اخبارات کے پڑھنے سے معلوم ہوا ہے کہ کریٹ کے بعض شہروں سے یورپین فوجونکی روانگی ستمبر سے شروع ہے۔ چنانچہ اطالین فوج کا بقیہ حصہ جسمیں ۴۵۰ آدمی تھے ستمبر کے تیسرے ہفتہ میں کینڈیا سے کینیا کو چلا گیا۔ ایک روزانہ ترکی اخبار کا نامہ نگار یہہ خبر دینے کے بعد لکھتا ہے کہ باشندگان شہر کیا عیسائی اور کیا مسلمان اس فوج کے چلے جانے سے نہایت خوش ہوئے ہیں۔ اور وہ ہر وقت دعائیں مانگ رہے ہیں کہ اب ترکی فوج آئے جسکی خوش اطواری۔ نیک چلنی اور اعلے تربیت کے سب مداح ہیں۔" یہی اخبار راوی ہے کہ دول یورپ اُن پٹرون میں جو کریٹ کے سمندروں پر متعین ہیں تخفیف کرنیکی تجویز کر رہی ہے +

بازار یلدز سرا کو ایڈریانوپل اور صوبہ مذکور کے دیگر قصبات سے ایکہزار پونڈ موصول ہوئے ہیں +

فروخت تمباکو کی اجارہ دار کمپنی کے ملازموں نے کثیر التعداد بدمعاشونکو جو پچاس بار خچر ناجائز تمباکو لے جا رہے تھے قسطنطنیہ کے قریب بمقام قرطل گرفتار کرنیکی کوشش کی جسپر تپنچہ و تفنگ سے لڑائی شروع ہوگئی۔ ایک ملازم زخمی ہوا۔ بدمعاش تین قتل اور سترہ گرفتار ہوئے۔ پانچ خچریں بھی پکڑی گئیں باقی بھاگ گئے۔ فوج اطلاع ملنے پر موقعہ پر پہنچی مگر دیر سے جس ملک کے باشندے ایسے خودسر بیباک ہوں اور جہاں کوئی قانون اسلحہ بھی نافذ نہ ہو۔ وہانکی گورنمنٹ کو قیام امن میں جو مشکلات درپیش آتی ہیں وہ بآسانی قیاس کیجا سکتی ہیں۔ توضیح کی ضرورت نہیں۔ اور جو گورنمنٹ ان مشکلات پر غالب آکر امن قائم رکھ سکے اُسکی تعریف محتاج بیان نہیں۔ اس کمپنی کے نام یا اُسکی طرف سے جو نالشیں دائر ہوں اُنکا جلد تصفیہ کرنیکی تاکید کل عدالتونکو مل گئی ہے۔ اس کمپنی کے زیادہ تر یورپین حصہ دار ہیں۔ ولائت خداوندگار اور انگورہ میں کمپنی کی بلا اجازت جو تمباکو کاشت ہوا تھا۔ گورنمنٹ نے اُسکو تلف کئے جانے کا حکم دیدیا ہے +

قسطنطنیہ کے محلہ قوم کاپو کی آہنی سڑک پر ایک خوردسال مسلمان لڑکی گذر رہی تھی کہ ریل آپہنچی اور بظاہر لڑکی کا بچنا محال ہوگیا۔ مگر خوش قسمتی سے ایک شیر دل اور عالی ہمت ترک سپاہی کاظم مصطفے نام قریب موجود تھا اُسنے اپنی جان کو معرض خطرہ میں ڈالکر لڑکی کو جھپٹکر انجن کی زد سے بچا لیا۔ یہہ بہادر قرہ حصار کا باشندہ ہے اور سفر مینا کی تیسری پلٹن کی تیسری کمپنی میں سپاہی تھا۔ امیر المومنین کو جب اس واقعہ کی اطلاع پہنچی تو اُسے فی الفور سارجنٹ کے درجہ پر ترقی دیکر شاہی گارڈ کے تفنگچیوں میں داخل کردیا۔ ساتھ ہی پانچویں درجہ کا تمغہ مجیدیہ عطا فرمایا +

محکمہ جنگ نے ۲۲ ستمبر کو چار سو گھوڑے ٹرین پر دوسرے اردو (متعینہ ایڈریانوپل) کو روانہ کئے۔ اسی ہفتہ کی خبر ہے کہ محکمہ مذکورہ مستحفظ اور ریزرو فوج کے اُن سپاہیونکو جو سواحل سلطنت کی حفاظت کیلئے بلائے گئے تھے گھرونکو واپس بھیجنے کا انتظام کر رہا ہے۔ ۲۴ ستمبر کو ماسبر بندوق کے کارتوسونکے ۲۲۵۰ صندوق جو جرمنی سے خریدے گئے جہاز پر قسطنطنیہ پہنچے۔ ہفتہ مذکور کو اڑھائی ہزار شفایاب مریض سپاہی تھیسلی کے بندرگاہ دولو سے ڈارڈینلز پہنچے جنہیں حسب الحکم سلطانی دو دو ماہ کی پیشگی تنخواہ بطور انعام دیکر رخصت پر گھرونکو بھیجدیا گیا۔ افواج مقیمہ تھیسلی کیلئے ستمبر میں دو یاوران سلطانی کے ہاتھ مزید جنگی تمغے بھیجے گئے +

ایک متمول یونانی تاجر جو تھوڑا عرصہ ہوا رومینیا میں فوت ہوا ہے تقریباً پانچ لاکھ روپیہ اپنے قصبہ پیدائش دلونیاک (واقعہ صوبا ۱ پائرس متصل یانیا) کیلئے وصیت کر گیا +

محکمہ مال کے اسٹامپ کا نیا نمونہ ایک ارمنی کا پیش کردہ منظور ہوا ہے جسکو تین ہزار روپیہ انعام ملے +

وزیر اعظم نے بمنشا فرمان شاہی کل ملازمونکو ٹھیک وقت پر دفاتر میں حاضر ہونے اور اپنے فرائض کو دیانتداری اور تندہی سے ادا کرنیکی تاکید کی ہے +

وزیر محکمہ عبادت و مذاہب نے یونانی بطریق کو اطلاع دی ہے کہ اس برس دس یونانی طلبا سلطان المعظم کے خرچ پر دار الخلافہ کے مدارس اعلے میں داخل کئے جائینگے۔ وہ امیدوارونکے نام بھیجدے +

ایک نوجوان جو بارہ ہزار کا مقروض تھا اچانک قسطنطنیہ سے غائب ہوکر دائنا چلا گیا۔ قرضخواہونمیں ایک اُسکا چچا تھا۔ جسنے بابعالی میں عرضی دی۔ اور ترکی سفیر متعینہ آسٹریا کی درخواست پر وہانکی گورنمنٹ نے مفرور کو گرفتار کرکے واپس بھیجدیا +

امیر المومنین نے حسن رامی پاشا کی خدمات سے خوش کر امیر البحر کے آہن پوش جہاز مسعودیہ

ضمیمہ اخبار وکیل

بقیہ اسلامی خبریں - اور واقعات

پولنڈ کے یہودیوں نے اپنے معبد کے صحن میں جو قسطنطنیہ کے تجارتی محلہ غلطہ میں واقع ہے اپنے بچوں کے لیے مدرسہ تعمیر کیا ہے - افتتاحی رسم میں وزیر محکمہ تعلیم کیطرف سے راغب بے شریک ہوئے - خاتمہ پر امیر المومنین کیلئے دعائیں مانگی گئیں +

بحیرہ اسود کے ساحل پر کلیوس کے قریب ۲۵ - ستمبر کو طوفان باد و باران میں نو نو انچ محیط کے پاؤ پاؤ بھر وزنی ژالے پڑے - اسی ہفتہ یانیا میں سوا سوا پاؤ کے ژالے پڑے جنسے بیشمار مویشی اور کئی آدمی ہلاک ہوئے

قسطنطنیہ - سالونیکا - سالونیکا اسکب - اور سالونیکا مناسطر ریلوے لائنوں کی حفاظت و نگرانی کیلئے چار سو سواروں کا خاص رسالہ تیار کیا گیا ہے - (مقامات کیلئے دیکھو نقشہ ترکی - جو دفتر وکیل سے ۱ قیمت پر مل سکتا ہے +

عجیب و غریب دفینہ کی برآمدگی - صوبہ سالونیکا کے قصبہ پولی زور کے قریب سپاہیوں کی ایک جماعت خیام نصب کرنیکے لئے زمین کھود رہی تھی کہ اتفاقاً سنگ مرمر کی ایک تعویز قبر کا کنارہ ننگا ہو گیا - جسکو سپاہیوں نے نہایت احتیاط سے کھود کر باہر نکالکر کھولا تو اس میں سے کئی زنانہ زیورات مثلاً ایک طلائی انگشتری جسپر ایک بڑا ہیرا نصب ہے اور ہیرے پر تصویر بنی ہوئی ہے - طلائی طوق اور الماسی گوشوارے نکلے - تعویز میں کئی چھوٹی چھوٹی مورتیں بھی تھیں - جو باہر نکالتے وقت ٹوٹ گئیں - ترکی اخبارات کا خیال ہے کہ اس موقعہ پر کوئی قدیم شہر دبا ہوا ہے - اور انکی رائے میں اگر باقاعدہ کھدائی شروع کیجائے تو کئی عجیب و غریب صنادید برآمد ہو جائینگے +

تنگ مزاجی اور غصہ ہو تو ایسا ہو - قسطنطنیہ کے ایک مسلمان نوجوان عورت مسماۃ فاطمہ نے ایک کفشدوز علی آغا کی دوکان پر جاکر جوڑا بنا دینے کیلئے کہا - کفشدوز نے کہا فلاں دن آکر لیجانا - فاطمہ جب مقررہ تاریخ کو گئی تو جوتی ابھی تیار نہیں ہوئی تھی - اسپر اسے ایسا غصہ آیا کہ کفشدوز کا چاقو اٹھا کر اسکے پیٹ میں بھونکدیا - زخمی کی ہائے پکار سنکر ایک اور شخص علی آفندی آپہنچا - اسنے فاطمہ کے غصہ کو فرو کرنا چاہا جسکے جواب میں اسکے ساتھ بھی وہی سلوک ہوا - اس اثنا میں پولیس نے موقعہ پر پہنچکر اس غصہ کی دیبی کو بآسانی گرفتار کر کے حوالات میں پہنچا دیا +

شاہ حبش کے سفیر ایم لیونٹیف نے جو سلطان المعظم کی خدمت میں حاضر ہونیکے بعد زار روس کے پاس گیا ہوا ہے - ایک اخبار کے نامہ نگار سے بیان کیا ہے کہ فرانس کے سابق شاہی خاندان کے شہزادہ ہنری ڈی اورلیان نے (جسکا عام چرچا پچھلے دنوں اخبارات میں ہو چکا ہے اور جو مصر و ہند و برہما وغیرہ کی سیر کر چکا ہے) میرے ماتحت صوبجات خط استوا کی نائب گورنری منظور کر لی ہے - اور وہ جب میں اکتوبر کے آخر میں روس سے قسطنطنیہ واپس جاؤنگا تو مجھے وہاں آملیگا" +

ٹرکی میں گذشتہ چند مہینوں سے تجارت کی گرم بازاری کے ثبوت کیلئے بھی بتا دینا کافی کہ سمرنا ایدن ریلوے لائن کی ہفتہ وار آمدنی جو جون جولائی میں بوجہ کساد بازاری پانچ چھ ہزار پونڈ رہگئی تھی اب اوسط ۱۲ - ۱۳ ہزار پونڈ ہو گئی ہے چنانچہ ہفتہ مختتمہ ۲۵ - ستمبر میں ۱۲۳۴۰ پونڈ یعنے سال گذشتہ کے اسی ہفتہ سے ۲۶۰۰ پونڈ زیادہ آمدنی ہوئی - یہہ لائن ایک انگریزی کمپنی کی ملکیت ہے - جسکا ششماہی جلسہ ۲۸ ستمبر کو بمقام لندن و نچسٹر ہوس میں منعقد ہوا - لارڈ رامقمور پریسیڈنٹ تھے - صاحب موصوف نے رپورٹ میں بیان کیا کہ ۱۸۹۳ء میں عمدہ منافع ہونیکے بعد ۱۸۹۵ء میں ۲۴ ہزار پونڈ کا خسارہ رہا تھا جو ۱۸۹۶ء میں ۱۱ ہزار رہگیا - اب ۱۸۹۷ء کی پہلی ہی ششماہی دہ سارا خسارہ پورا ہو کر ۳۴۴۰ پونڈ کا خالص منافع ہوا ہے - یہہ درست ہے کہ جنگ کی وجہ سے فوجوں کی نقل و حرکت کی طفیل غیر معمولی آمدنی ہوئی ہے - مگر ۲۶ ہزار کی زائد آمدنی میں فوجوں کا کرایہ فقط ۹۲۰۰ پونڈ ہے اور اسکے ساتھ ہی فوجوں کیلئے خاص انتظام کرنے پر کمپنی کو ۱۱ ہزار پونڈ خرچ کرنے پڑے - اس سے ظاہر ہے کہ زائد آمدنی کا باعث تجارت کی رونق اور مسافروں کی عام آمد و رفت ہے - اس ششماہی میں لوہے کی پرانی ریلوں کی جگہ نئی فولادی ریلیں بچھانے پر ۷ ہزار پونڈ خرچ ہوئے - اس کام پر ابتک ستر ہزار پونڈ خرچ ہو چکے ہیں اور باقیماندہ حصہ کیلئے ابھی دس ہزار اور خرچ ہونگے - اس لائن کی شاخ سے کسابہ ریلوے اوشک تک تیار ہو چکی ہے اور دو مہینوں میں قرہ حصار تک پہنچ جائیگی - امیر المومنین نے اس کمپنی کو اس کوئلہ کا جو کسابہ ریلوے کیلئے باہر سے منگوایا جائے - پندرہ برس کیلئے محصول درآمد معاف کر دیا ہے +

ناظف پاشا وزیر صیغہ خزانہ جنکی جگہ توفیق پاشا مقرر ہوئے ہیں ڈائرکٹر جنرل محکمہ پرمٹ اور حسن فہمی پاشا ڈائرکٹر جنرل توفیق پاشا کی جگہ مجلس محاسبہ کی پریسیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں +

قصبہ بروصہ کے باشندوں نے تماشوں کی آمدنی سے جو امسیفرض کیلئے کئے گئے تھے یلدز سرا کے بازار اعانت یتامی و مجروحین عساکر کو ۲۶۸۷۷ قرش اور ولایت بروصہ کے قصبات قرہ سی بلو قصر وغیرہ نے ۸۷۴۰ قرش روانہ کئے ہیں صوبہ سالونیکا میں شروع اکتوبر تک بازار مذکور کیلئے ۵۰۳۸۲ قرش (۹ ہزار روپیہ) جمع ہو چکا تھا

شہنشاہ آسٹریا نے کپڑے رکھنے کی الماری اور سنہری چوکھٹوں کی دو بیش قیمت تصویریں بھیجی ہیں قیصر جرمنی کے تحائف میں زیادہ تر برسلا کے کارخانہ ظروف چینی کے برتن ہیں - ترکی عربی کالج کے ڈائرکٹر نے عکسی تصویروں کے کئی البم اور اپنے شاگردوں کی تیار کردہ دستی تصویریں بازار کو نذر کی ہیں - کالج مذکور کے پروفیسر بھی دو البم اور ایک چھوٹی سی تار پیڈو کشتی جسکے انجن روح شراب (الکحل) کی گرمی سے کام دینگے تیار کر رہے ہیں +

آخر سراب ثابت ہوا - ۲۹ - ستمبر کے ترکی روزانہ اخباروں نے یہہ فرحت انگیز خبر مشتہر کی کہ قصبہ قرہ مرسلہ میں جو خلیج اسمد کے کنارہ پر برلب بحیرہ مامورا آباد ہے صدیوں کا دفن شدہ خزانہ بیکران برآمد ہوا ہے - مقامی حکام نے اطلاع ملنے پر اس موقعہ پر جہاں خزانہ بتایا جاتا تھا فوجی پہرہ مقرر کر کے بذریعہ تار قسطنطنیہ خبر دی جہاں سے ۲۸ - ستمبر کی شام کو چند اعلے عہدہ داروں کی کمیشن قرہ مرسلہ روانہ کیگئی - مگر آخر کار یہہ خبر بالکل بے اصل معلوم ہوئی - بقول لیوانٹ ترکی اخبارات نے اس خبر کے بے بنیاد ہونے پر کمال افسوس ظاہر کیا ہے - البتہ پولی زور کیطرح ایڈریانوپل میں بھی نئی بارکوں کی بنیادیں کھودتے وقت مزدوروں کو پندرھویں صدی کی کچھ اشرفیاں ملیں جو انہوں نے آپس میں تقسیم کر لیں - حکام کو جب خبر ہوئی تو وہ بمشکل مزدوروں سے ۱۹۸ مہریں حاصل کر سکے +

صوبہ ارض روم میں آرمینیوں کا ایک گاؤں بنام کارمر جسمیں ۱۴۲ گھر اور ۷ سوار منی آباد تھے تمام و کمال جلگیا آگ پہلے چند کھلیانوں کو لگی انسے گھروں تک پہنچگئی - گاؤں کے تمام مویشی اور تین دہقان بھسم ہو گئے - مصیبت زدگان کیلئے چندہ ہو رہا ہے - اسی صوبہ کے دوسرے گاؤں ارزن گیان میں بھی ۷۳ - ۷۷ مکان اور دوکانیں جل گئیں +

سلطنت عثمانیہ کے بنادر کی گھاٹوں کے محصول کی شرح کا مسئلہ پچھلے برس سے درپیش ہے اور ابھی تک فیصل نہیں ہوا کیونکہ کل دول عظام کی منظوری کے بغیر اسمیں کوئی ترمیم نہیں ہو سکتی - اب اٹلی کے ایوان تجارت کی تحریک پر ممالک اجنبیہ کے تجار نے جلد تصفیہ کیلئے سفراء دول کو عرضی دی ہے +

بحیرہ قلزم کے شمالی بندرگاہ ۱۵ لطور سے جہاں افریقہ و یورپ کے حاجی قریظہ کرتے ہیں کوہ سینا کی چوٹی تک ریلوے لائن بنانیکی کوشش کیجا رہی ہے - پہاڑ کی چوٹی پر جہانتک صرف ایکہی طرف سے پہونچا جا سکتا ہے اس موقعہ کے قریب جہانکہ قسطنطین اعظم بانی قسطنطنیہ کی والدہ رومی قیصرہ ہلینا کی بنوائی ہوئی سنگین صلیب نصب ہے اور جہاں روایت کے مطابق احکام ربانی سننے کیلئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے سٹیشن بنایا جائیگا - یہہ لائن اس غار کے پاس سے بھی گذریگی جہاں پیغمبر علی جاہ بعل کے پوجاریوں سے بھاگ کر چھپے تھے - طور خلیج سویز کے کنارہ پر جزیرہ نما سینا میں واقعہ ہے اور جبل سینا اس سے تخمیناً پچاس میل کے فاصلہ پر بجانب شمال ہے - یہہ علاقہ مصری گورنمنٹ کے ماتحت ہے +

صالح - بے دولو کے پرمٹ خانہ کے منیجر قسطنطنیہ کو بلائے گئے ہیں - اور انکی جگہ علی اشرف آفندی آستانہ علیہ کے پرمٹ خانہ سے دولو کو بھیجے گئے ہیں - جنرل حقی پاشا جو گھوڑے سے گر کر ٹانگ توڑ بیٹھے تھے اور آستانہ کے ہسپتال گمش صو میں زیر علاج تھے تندرست ہو کر ۲ - اکتوبر کو براہ دولو اپنے عہدہ یعنے پانچویں ڈویژن کی کمان افسری پر تھیسلی کو چلے گئے

اعلیحضرت نے ایم نیلڈوف روسی سفیر کی ہمشیرہ کو جو مجرد ہے تمغہ شفقت عطا فرمایا ہے - یہہ پرانا روسی سفیر ۳۰ - ستمبر کو آستانہ سے رخصت ہو گیا - اسکا قائمقام غالباً ۲۸ - اکتوبر کو قسطنطنیہ پہنچ گیا ہوگا - ۲۸ کی شام کو

ڈاکٹر گریبر نومسلم ممبر پارلیمنٹ فرانس جنکا ذکر خیر کئی دفعہ ہو چکا ہے۔ قرآن شریف اور دینی تعلیم کے لئے پیرس مین ایک مدرسہ قائم کرنا چاہتے ہین۔ اونکی رائے مین تیس ہزار روپیہ سے مدرسہ قایم ہو جائیگا۔ اور پھر تنخواہ وغیرہ کا خرچ فیسون وغیرہ سے پورا ہوتا رہیگا۔ وزیر محکمہ تعلیم نے مدرسہ کی سرپرستی کو منظور کر لیا ہے۔ اور ڈاکٹر موصوف تونس و الجزائر مین جاکر فراہمی زر مطلوبہ کی کوشش کر رہے ہین۔

مصری اخبار مشیر کے مالک علی سلیم چرکس کو سلطان المعظم کی شان مین بے ادبانہ تحریر کرنے کے جرم مین ۱۵ دن قید ایک ہزار قرش جرمانہ اور مصارف مقدمہ کی سزا دیگئی ہے۔

مقام الطور مین جسکا ذکر اوپر بھی آچکا ہے مصری گورنمنٹ نے اس دفعہ حاجیون کیلئے اجناس خوردنی و نوشیدنی مہیا رکھنے کا ٹھیکہ ایک یونانی کو دیا تھا۔ اس ظالم نے جنگ یونان و روم کی وجہ سے ہر ایک چیز کی قیمت نہایت ہی گران کر دی۔ بقول مصری اخبارات اُس شخص کا بیان تھا کہ جس طرح میرے بھائی دمان تباہ ہوئے ہین اسطرح مین ان حاجیون کو کرونگا چنانچہ شرح مقررہ سے بھی نرخ مہنگا کر دیا اور صرف تفاوت نرخ سے (معمولی منافع علیحدہ رہا) اُسنے غریب حاجیون کا خون چوسکر سوا لاکھ روپیہ جمع کیا اور یہ رقم بطور امدادی چندہ اپنے ملک کو بھیجدی۔ اسی طرح کے مظالم سے مفلوک الحال ہو جانے پر جب چند ترک حاجیون مین وطن واپس جانے کی استطاعت نہ رہی تو وہ بحال تباہ خستہ اسکندریہ مین اُتر پڑے۔ خدیو المعظم نے خبر ہونے پر اونکو شریفانہ ملبوسات اور زاد راہ دیکر گھرون کو بھیجدیا۔ اس واقعہ سے چند مصر کے انگریزی یا طرفداران قبضہ انگریزی اخبارات سلطان المعظم کے جبر و ستم اور زیادہ ستانی کا نتیجہ نکال رہے ہین کہ اونکی زیر حکومت رعایا مین اس قدر استطاعت بھی نہین رہگئی۔ مگر اس استدلال سے وہ اخبارات صرف اپنی ہی سفاہت ظاہر کر رہے ہین۔ دنیا مین کوئی ملک اور قوم کنگلون سے خالی نہین اور ایک نہین سو سلطان بھی زمانہ کے بھوکون کو آسودہ حال نہین کر سکتے۔ اسلام بلا زر و نکو حج کی صریح ممانعت کرتا ہے۔ اگر چند نادان کافی زاد راہ رکھنے کے بغیر سفر کرین یا راستہ مین یورپین عمال یا بدوون سے لُٹ جائین تو اس مین امیر المومنین کا کیا قصور ہو سکتا ہے

امیر صاحب نے ہرات کی نسبت روس کی نیت بد کی خبر سنتے ہی دمان زائد فوج روانہ کر دی۔ چنانچہ اس وقت دمان ۳۶ پلٹنین (فی پلٹن ایک ہزار سپاہی) ۱۲۰ رسالے (فی رسالہ ۵۰ سوار) اور دو سو پچاس توپین ہین۔ اور نہایت مضبوط مورچے تیار کر لئے گئے ہین۔ روس بھی اپنی طرف سے غافل نہین۔ مرو کشک ریلوے بسرعت تیار ہو رہی ہے اور غالباً برفباری سے پہلے مکمل ہو جائیگی کشک مرو سے بجانب جنوب دو سو میل اور پنجدہ سے جہان ۱۸۸۵ء مین آٹھ سو افغان روسی فوج کے ہاتھ سے مارے گئے تھے اور روسی صرف ۴۰ پچاس ضایع ہوئے تھے ۲۰ میل۔ سرحد افغانستان سے چالیس اور ہرات سے ۸۶ میل ہے۔ اسکے تیار ہو جانے پر سینٹ پیٹرزبرگ سے لیکر گویا ہرات تک دخانی سواری کا سلسلہ یکسان ہو جائیگا۔ بحیرہ کاسپین کی وجہ سے فقط اتنی تکلیف ہوگی کہ ریل سے اُتر کر سٹیمر اور پھر سٹیمر سے ریل پر سوار ہونا پڑیگا۔ اور دوسری طرف پامیر تک پختہ سڑک بن رہی ہے۔ اور جہازون کو دریائے آکس کے رستہ شغنان تک لانیکا انتظام کیا جا رہا ہے۔ کیا ان تیاریون کو دیکھکر بھی انگریزی اخبارات کو یہ کہتے ہوئے شرم نہین آتی کہ روسی حملہ کا ہندوستان کو کوئی خوف نہین۔ یہ صرف گورنمنٹ ہند اور بعض جنگجو افسرون کا خود پیدا کردہ وہم یا قیاس ہے۔

گلیڈسٹون کی نسبت ایک یورپین اخبار لکھتا ہے کہ اس تہذیب و انسانیت کے مجسمہ پتلے نے ایک دفعہ بھری مجلس مین قرآن شریف پر ہاتھ مار کر کہا تھا کہ جبتک یہ کتاب موجود ہے دنیا مین شائستگی اور انسانیت نہین پھیل سکتی۔ کیا یہ حرکات ایک دانا مدبر اور مہذب انسان کی سی ہین یا مذہبی مجنون اور دیوانہ محض کی؟۔

انگلستان کے مشہور صابون ساز پیئرز نے اشتہار دیا ہے کہ مصری انگریزی فوج مین سے جو شخص سب سے اول خرطوم مین داخل ہوگا اوسکو پیئرز صابون کا کارخانہ ۱۶ ہزار روپیہ نقد انعام دیگا۔

گورنمنٹ عثمانیہ نے ستمبر کے مہینہ مین ایک حکم نافذ کر کے شام کے علاقہ مین مصریون کی آمد و رفت کی ممانعت کر دی ہے۔ مگر غالباً یہ حکم سب مصریون پر حاوی نہین ہے۔ اور اس سے صرف وہ مصری مراد ہین جنکو حکام سیریا خطرناک تصور کرین۔ کیونکہ مصر مین معدودے چند ایسے غداران قوم و ملک ابھی موجود ہین جو ذاتی اغراض و مفاد کے لئے دین و ایمان اور حب الوطنی کو غیرون کے ہاتھ بیچ چکے ہین۔ چنانچہ چند مہینے ہوئے دو ایک مصری ایک انگریز افسر کو عربی لباس مین اور مسلمانی حیثیت مین اپنے ساتھ دمشق اور جبل لبنان کو لیگئے تھے۔ اور اوس افسر نے عربون کو فساد پر مایل کرنے کی کوشش شروع ہی کی تھی کہ حکام کو خبر ہوگئی۔ اور گورنر نے نہ صرف اُنکو بلکہ کئی دیگر معزز مصری سیاحون کو بھی بنظر دور اندیشی خارج از ملک کر دیا۔ اس امر کی جب بالعالی کو اطلاع ہوئی تو اُسنے گورنر کو بے گناہون کو بھی بلا تحقیقات گناہگارون کے ساتھ شامل کر دینے پر معتوب کر کے تبدیل کر دیا۔ مگر انتظام ملک کے لئے بعد مین محولہ بالا حکم ہی صادر کرنا قرین مصلحت تصور کیا۔ اگر گورنمنٹ عثمانیہ کل مصری قوم سے بدظن ہو جاتی تو اُسپر کوئی شکایت نہیں ہو سکتی تھی۔ عام مثل ہے کہ چوار قومی یکی بد انشی کرد۔ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را۔ علاوہ برین ترکی گورنمنٹ مصری رعیت کی سابقہ خودسری سے بھی جو محمد علی اور توفیق پاشا کے زمانہ مین ظاہر ہوئی ناآشنا نہ تھی۔ لیکن موجودہ خدیو کی زیر حکومت اجنبیون کے قبضہ نے مصریون کو اونکی غلطی سے آگاہ کر کے اوپر واضح کر دیا کہ سوائے بارگاہ خلافت عظمیٰ اُنکے لئے کوئی اور ملجا و ماوا نہین یہہ ہوش آتے ہی کل قوم نے عرش سلطانی سے رشتہ اخلاص و محبت کو مستحکم کر کے محاربہ یونان اور بصوص یمنت مانوس پر کامل ہمدردی اور خوشی کا اظہار کر کے اپنی عقیدت کو ثابت کر دیا۔ اس خلوص ارادت کو مدنظر رکھکر جب مصری اخبارات قومی کو پہلے یہ خبر مجمل طور پر موصول ہوئی تو وہ حیران رہگئے۔ اور ہر ایک اخبار سے یہی صدا آنی شروع ہوگئی کہ ہم اپنے خدیو تک کی صرف اسلئے عزت و منزلت کرتے ہین کہ وہ اپنے متبوع الاعظم کے جان نثار تابع ہین۔ تو ایسی صورت مین ہمپر غداری کا احتمال کسطرح ہو سکتا ہے۔ مگر بعد مین تفصیلی حالات معلوم ہونے پر اونکی کل شکایت رفع ہوگئی۔ اخبار استقامہ مراد بک داغستانی کی نسبت بھی شک کرتا ہے کہ اوسنے سلطان المعظم کو یہ کہکر مصریون کی طرف سے بدگمان کرنے کی کوشش کی تھی کہ وہ عرب خلیفہ بنانیکے درپے ہین۔ مگر جلالت مآب جب یورپ کے علامہ عیارون کے چکمہ مین نہ آئے تو اُس شخص سے کس طرح دھوکہ کھا سکتے تھے۔ +

بالعالی اور حبش مین دوستانہ تعلقات دن بدن مضبوط ہوتے چلے جا رہے ہین۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین نے شاہ حبش کی خاطرداری کو ملحوظ رکھکر بیت المقدس مین حبشی کلیسا کو بھی اپنا علیحدہ کنیسہ تیار کرنیکی اجازت دیدی ہے۔ اب تک حبشی زائرین روسی پادریون کی زیر حمایت قدس کی زیارت کیا کرتے تھے جس سے اونکو طرح طرح کی تکلیفین ہوتی تھین۔ اب حضور ممدوح کی عنایت سے شاہ حبش کی رعیت کو بھی ممتاز یورپین قومون کے برابر عزت و امتیاز حاصل ہو گیا ہے ایم لیونٹف روس سے واپس آتے وقت امیر المومنین کی سفارت کو بھی حبش ہمراہ لیتے جائینگے جو سلطانی علاقہ مصر و سودان کے راستہ مقام مقصود کو جائیگی۔ کہا جاتا ہے کہ ان دونون ملکون مین سودان اور علاقجات خط استوا سے اجنبیون کی دراندازی کو روکنے کے لئے معاہدہ بھی ہو گیا ہے

مصر مین آخر ستمبر تک کل ساٹھ ہزار پونڈ مصری اعانت عسکریہ عثمانیہ کیلئے چندہ جمع ہو چکا تھا۔ مصری شکایت کر رہے ہین کہ انگریزی قبضہ سے اونکو ملک کو فایدہ پہونچنے کی بجائے اکثر معاملات کے لحاظ سے بہت نقصان پہونچا ہے۔ مثال کے طور پر وہ ایک طبی مدرسہ ہی کو پیش کرتے ہین جو آج سے بیس برس پہلے کل بلاد مشرق مین ممتاز و مشہور تھا۔ اور اُس مین طلبا کی تعداد چار سو سے زائد تھی۔ اب اوسکی تعلیم ایسی ناقص اور قواعد ایسے سخت کر دیئے گئے ہین کہ کوئی مصری اُس مین پڑھنا پسند نہین کرتا۔ اکثر بلاد یورپ کو چلے جاتے ہین اور مصری کالج طبی مین طالب علم بیس تیس سے زیادہ نہین پائے جاتے۔ +

امیر المومنین نے حکم دیا ہے کہ تہسلی مین مسلمان باشندون کی آبادی کے لحاظ سے

نئی مساجد تعمیر کی جائیں۔ بریگیڈیر عمر رشدی پاشا جنرل سٹاف آفیسر اور جنرل سیف اللہ پاشا گورنر لاریسہ ٹرکی کیطرف سے کمیشن تعین سرحد کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ بروئے معاہدہ ٹرکی کو پہاڑونکی جنوبی دامن اور یونانی علاقہ میں دو چار چار میل عریض قطعہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک اور نیز دریائے سلامبریا کے جنوب میں لاریسا کے متصل چند میل مربع قطع اراضی ملیگا +

کریٹ میں باغیونکی شورہ پشتی اور مسلمانونکی مظلومیت انتہائی درجہ تک پہنچ رہی ہے۔ آخر ستمبر میں باب عالی نے دول یورپ کو مسئلہ کریٹ کی تصفیہ کیلئے کہا تھا تو انہوں نے تا تصفیہ گفتگو مصالحت اس معاملہ کو ٹالدیا تھا۔ بقول المؤید گورنمنٹ عثمانیہ نے شروع اکتوبر میں دول یورپ کو مکرر نہایت تاکیدی مراسلہ روانہ کیا ہے +

زمانہ حال کی نئی علمی معلومات ہی انسانی عقل کو متحیر نہیں بنا رہے ہیں بلکہ انکی لئے جو نام تجویز کئے جاتے ہیں وہ بھی دماغ کو پریشان کرنیکی لئے کچھ کم نہیں۔ چنانچہ تھوڑا عرصہ ہوا علم کیمیا کے متعلق اسکے ماہروں نے فرانسیسی زبان میں ایک نئی اصطلاح گھڑی ہے جس میں ۵۰ حرف ہیں۔ ناظرین کی دلچسپی کیلئے یہہ لفظ جسے ام المصطلحات یا بوالالفاظ کہنا بیجا نہ ہوگا ذیل میں درج کردیا جاتا ہے:۔ "تیترا مایا سلدیا مید ودیفا نیلدیا نترا نولتیترا مانلدیا میدائی"۔ یہہ ایک لفظ ہے!!!

قیصر ولیم کی نسبت مشہور ہے کہ وہ اپریل آیندہ میں یروشلم کی زیارت کیلئے آئینگے۔ اور واپسی کیوقت امیر المومنین کی ملاقات کیلئے قسطنطنیہ بھی جائینگے۔ کہا جاتا ہے کہ انکا یہہ دورہ دو مہینے رہیگا +

اعلیحضرت نے یکم اکتوبر کو نماز جمعہ کے بعد سر فلپ کری سفیر دولت برطانیہ کو جنکے ساتھ دو ایک اور بھی معزز انگریز تھے شرف باریابی عطا فرمایا۔ اس سے پہلے جمعہ کو سر ایڈگار ونسنٹ ڈائرکٹر جنرل عثمانیہ بنک جو اس عہدہ سے عنقریب مستعفی ہونیوالے ہیں آخری سلام کیلئے خدمت سلطانی میں حاضر ہوئے تو بیان کیا جاتا ہے کہ امیر المومنین نے صاحب ممدوح کو ابھی کچھ عرصہ قسطنطنیہ ٹھہرے رہنے کیلئے کہا۔ تاکہ مسئلہ صلح سے فارغ ہوکر مالی اصلاحات میں انسے مدد مل سکے +

امیر المومنین نے سلطانی سٹیمر "قرد" سیاحت کیلئے شاہزادہ نکلس والی جبل اسود کے حوالہ کردیا ہے۔ شاہی کارخانہ میں اسکی آرائش و سجاوٹ ہو رہی ہے اور لفٹنٹ سبرے مدے اسکے کپتان مقرر کئے گئے ہیں +

گورنمنٹ عثمانیہ جنگی پنشنونکی فنڈ کے دفتر کیلئے سعید بے فرزند رفعت پاشا کا سنگین مکان جو استنبول کی محلہ جغال اوغلو میں واقع ہے اسی ہزار روپیہ پر خرید کرنیوالی ہے +

علاقہ کوہ قاف کی تمام روسی گورنر دسمبر میں قزاقی اور راہزنی کے انتظام کے متعلق کانفرنس کرینگے

ترکی گورنمنٹ بطلس اور سارویز کے درمیان جو ایشیاء کوچک میں نہایت ہی دشوار گذار علاقہ ہے پختہ فوجی سڑک بنوا رہی ہے +

گورنمنٹ عثمانیہ نے اناطولیا ریلوے کمپنی کو جسکے پاس اسوقت ۱۲ و ۱۸ مال گاڑیاں ہیں۔ گاڑیوں کے بڑھانیکی تاکید کی ہے۔ کیونکہ اگست کے پہلے تین ہفتوں میں اس لائن کے اسٹیشن ہائے انگورا و عسکی شہر وغیرہ میں باہر بھیجنے کیلئے ۲۴ ہزار من گندم آئی جنمیں سے وہ اخیر ستمبر تک بمشکل ۷ ہزار ٹن ڈھو سکی۔ گورنمنٹ موصوف نے مقام ارغانہ کی کانہائے مس کا سرمایہ بڑھا دینے کا حکم دیدیا ہے۔ انکا نونپر کام مانی ہوتا ہے تانبا کا نرخ گراں ہے۔ اور اضافہ سرمایہ زیادتی آمدنی کا باعث ہوگا +

اہل سنت جماعت سانگر پیارم پیٹ علاقہ مدراس نے کریٹ والونکے واسطے چندہ جمع کرکے مدراس کے ترکی قونصل حاجی عبد القدوس بادشاہ صاحب کو حمایت ۵۶۷ پہنچا دیئے ہیں ۳۰ روپیہ کی رقم ابھی قابل وصول ہے۔ وہ بھی صاحب مذکور کے پاس بعد وصول پہنچائی جائیگی + ابھی اور رقم وصول ہوتی۔ مگر کسی شخص نے یہہ بے بنیاد افواہ جسکی وکیل ایک سے زیادہ مرتبہ تردید کرچکا ہے۔ مشہور کردی کہ روم میں بے انتہا خزانہ برآمد ہوگیا ہے۔ اب ضرورت اعانت کی نہیں رہی۔ اس سے اکثر لوگ چندہ دینے سے رک گئے ہیں + (نامہ نگار۔ از پیارم پیٹ)

معاملات سوڈان۔ اس ہفتہ کی ولائتی ڈاک۔ جو ولائت سے ۸۔ اکتوبر کو روانہ ہوئی مخبر ہے کہ عثمان دغنہ کی فوج کا حصہ کثیر ۲۳۔ ستمبر کو دریائے ابترا سے عبور کرکے ام درمان کو واپس چلا گیا ہے عثمان دغنہ بھی دو تین دن تک وہاں پہنچ جائیگا۔ مشرقی سوڈان کے تمام قبائل نے خلیفہ کی اطاعت چھوڑ دی ہے۔ اور بندر سواکن سے برابر خطوط بربر کو موصول ہو رہے ہیں +

دو ۳۔ اکتوبر تک کراسکو ابو حمد ریلوے ایکسو ۸۴ میل تیار ہوگئی تھی۔ ابو حمد تک اب ۱۵ میل باقی ہیں جو چند دنوں میں تیار ہو جائینگے۔ یہہ لائن ۱۵-۱۶۔ اکتوبر کو مکمل ہوگئی ہوگی اور سردار کچنر نے بربر سے آکر اسکا افتتاح کیا ہوگا۔ گورنمنٹ مصر نے بربر تک ریل بنانے کا حکم دیدیا ہے۔ اور اسکے لئے دو لاکھ پونڈ کی منظوری دیدی ہے۔ یہہ لائن غالباً مارچ تک تیار ہو جائیگی اور اسوقت اسکندریہ سے لیکر بخط مستقیم بربر تک ایکہزار میل لمبی لائن ہو جائیگی۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی تمنا ہے کہ یہہ لائن سیدھی کیپ گدھوپ تک تیار ہو جائے۔ سواکن سے بربر تک بھی شائد ریل عنقریب بنانی شروع کیجائے +

پچھلے برس جنگ حفیر میں درویشونکا جو دخانی جہاز غرق کیا گیا تھا وہ بعد میں تیرا لیا گیا تھا۔ اور مرمت کے بعد کام دینے کے قابل ہوگیا ہے +

سلاطین پاشا امیر محمود (متمہ کے جرنیل) کے حالات حسب ذیل بتاتے ہیں۔ "وہ خلیفہ تعایشی کا عمزاد بھائی ہے۔ اسکی عمر ۲۷ برس کی ہے اور بہت ہی خوبصورت نوجوان ہے۔ اسکی طبیعت کسیقدر عیش پسند اور راگ رنگ کیطرف مائل ہے۔ وہ متعصب بالکل نہیں۔ مگر اسکے ساتھ ہی نہایت ذہین اور لائق سپاہی ہے۔ دارفر کے سابق درویش گورنر عدنان ولد آدم کی وفات کے بعد اسی صوبہ مذکور کا گورنر بنا کر بھیجا گیا تھا۔ جہاں اسنے مغربی قبائل اور خاص دارفر کے حبشی بندوقچیونکی بغاوت کو کمال لیاقت کے ساتھ فرو کیا۔ ولد البشری جو پچھلے برس ڈنگولہ کا کمانیر تھا دارفر میں اسکا نائب تھا۔ مگر محمود سے نزاع ہوجانے پر خلیفہ نے اسکو ڈنگولہ بھیجدیا تھا۔ وہ اسوقت بھی محمود کے پاس متمہ میں ہے۔ مگر کسی فوج کی کمان نہیں رکھتا +

المؤید راوی ہے کہ جیسا کہ عام خیال ہے درویشوں نے بربر کو بزدلی یا جبن کی وجہ سے نہیں چھوڑا بلکہ وہاں انکی جمعیت بہت تھوڑی تھی اور انکو غنیم کی فوج سے چوطرفہ گھر جانیکا اندیشہ تھا +

مصر کے قصبہ قلیوب میں ۱۷۔ ستمبر کو گورہ فوج پر ایک مصری عورت کے گھڑے سے پانی پی لینے سے ناراض ہوکر پتھر پھینکنے کے جرم میں بیس مصری جنمیں سے کئی دس دس برس کے لونڈے تھے گرفتار کئے گئے تھے ان میں سے پندرہ کو زیر صدارت فواد پاشا وزیر معدلت عامہ خاص عدالت نے جس میں تین انگریز شامل تھے ۲۹۔ کو بمقام قاہرہ رہا کرکے۔ دو کو آٹھ ماہ قید سخت اور تین کو چھ چھ ماہ قید سخت کی سزا دی۔ قیدیوں سے مشقت مہم سوڈان میں لیجائیگی +

افغانستان کے چار سپہ سالارونکا نام غلام حیدر ہے۔ (۱) غلام حیدر چرخی ہیں جو سرحد مہمند پر مامور ہیں اور شنواریوں اور کافرستان کے فاتح ہیں۔ (۲) غلام حیدر اورکزی ہیں۔ جنہوں نے ۱۸۸۸ء میں اسحاق خانکی اور سنین مابعد میں علاقہ ہزارا کی بغاوت کو فرو کیا۔ اب ترکستانی علاقہ پر مامور ہیں۔ (۳) غلام حیدر خان توخی جو اسوقت بلوچستان میں پناہ گزین ہے۔ (۴) غلام حیدر خاں وردک جو امیر صاحب کے افغانستان میں داخل ہونے پر بخارا کو بھاگ گیا۔ اور امیر بخارا کی خدمت اختیار کرلی۔ امیر صاحب اسکو کئی دفعہ واپس آنیکے لئے لکھ چکے ہیں +

بحیرہ قلزم میں روشنی کے انتظام کے متعلق ٹرکی اور مصر سے طویل خط و کتابت ہونیکے بعد جس میں جرمنی سفیر نے بھی انگریزی سفیر کی امداد کی آخر یہہ فیصلہ ہوا ہے کہ ایک روشنی کا جہاز بندر موخہ کے قریب اور دوسرا جہاز ابو علی کے قریب تعینات کیا جائے +

مصطفے آفندی کامل مشہور محب وطن مصری ۱۰۔ اکتوبر کو سیاحت یورپ سے اسکندریہ واپس آگئے۔ ایک انگریز نامہ نگار لکھتا ہے کہ پیرس میں انکی خدیو اعظم کے ولیعہد اور برادر خورد پرنس محمد علی پاشا سے کچھ ان بن ہوگئی۔ اور جب شہزادہ نے انکو کہلا بھیجا کہ وہ انکے مکان پر نہ آیا کریں تو مصطفے کامل نے جواب دیا کہ میں محمد علی یا اسکے خاندان کی کیا پروا سمجھتا ہوں۔ اور اگر میں چاہوں تو ایکدن میں خدیو کو معزول کرا سکتا ہوں۔ اس

خبر کی مصری اخبارات سے تاحال کوئی تصدیق یا تردید نہیں ہوئی + مراکو میں بھی دو تین برس ہوئے ایک مہدی صاحب نمودار ہوئے تھے۔ اور اکثر لوگ اسکے پیرو بنگئے تھے۔ مگر منکوبز کے گورنر نے اسے گرفتار کرکے جیلخانہ بھیجدیا جہاں وہ

ہندوستان

دہرہ دون۔ مدت سے دہرہ دون میں ریل جاری کرنے کی تجویزیں درپیش تھیں۔ حتی کہ ادہر روہیلکھنڈ ریلوی نکلنے سے پہلے بہی یہہ خیال تہا۔ سنہ ۱۸۹۴ء میں جب سہارنپور اور دہرہ دون کے درمیان موہنڈ گھاٹی میں ایک پہاڑ گرنے سے چند روز کے لئے راستہ بند ہو گیا تہا اور چند جانیں بہی ضائع ہو گئیں تھیں تو اس موقع پر دہرہ والوں کو کچہہ دن کے لئے سخت تکلیفیں اٹہانی پڑیں کیونکہ یہاں کے لوگوں کا گذران بالکل مال درآمد پر منحصر ہے +

دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء مذکور میں لفٹنٹ گورنر صوبہ بہی اس پہاڑ کے دیکہنے کو تشریف لائے تہے تو ان سے اسوقت میونسپل کمشنروں وغیرہ نے ریل کے لئے عرض کیا تہا۔ آخر خدا خدا کر کے اوائل سنہ ۱۸۹۷ء میں ریل جاری کرنیکی منظوری ہو گئی۔ یہاں ہردوار سے ریل آویگی راستہ میں پہاڑ تو نہیں مگر ندی نالے بہت پڑتے ہیں ہردوار کے قریب ایک پہاڑ کے اندر سے راستہ کر کے ریل نکالی جاویگی۔ چنانچہ پہاڑ میں راستہ ہو بہی گیا ہے۔ طاعون کی خوفناک افواہوں سے چند روز کے لئے کام بند رہا۔ اب اکتوبر سے پھر کام جاری ہے +

باشندگان دہرہ دون لائن اور اسٹیشن کے موقعونکی نسبت انجینیرونکی تجویز سے متفق نہیں ہیں مفصلات میں جو اسٹیشن بنیں گے۔ انمیں سے بہی بعض بعض پر اعتراض ہیں۔ اور شہر میں سے جس موقع کو سڑک نکالنے کی تجویز کیگئی۔ اس سے تو بالکل ہی رؤسا ضلع کو اتفاق نہیں ہے چنانچہ معزز رئیسوں نے پہلے صاحب انجینیر ان سے درخواست کی کہ اس موقع کو تبدیل کر دیں مگر انہوں نے منظور نہیں فرمایا۔ اسکے بعد ایک درخواست تیار کیگئی جسمیں یہہ التجا تھی کہ بجائے فلاں فلاں موقعوں کے لائن فلاں فلاں موقعوں سے نکالی جاوے۔ تمام باشندگان ضلع ہندو مسلمان۔ انگریز سب نے دستخط کر کے صاحب کلکٹر ضلع کی معرفت جناب لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں روانہ کی ہے۔ مگر ایک نئی بات یہہ ہے کہ یہہ درخواست تو ابھی تک صاحب کمشنر ہی کے دفتر میں ہے +

ادہر لوکل گورنمنٹ نے ریل والونکی رپورٹ پر یہہ حکم بھیجدیا ہے کہ ریل کی سڑک صرف گھوڑ دوڑ تک ہی منظور ہوئی ہے پھر کیا وجہ کہ آگے سڑک نکالنے کی تجویز پیش کیجاتی ہے +

بہرحال ریل کا کام جاری ہے شاید نومبر سے ٹھیکہ وغیرہ بہی شروع ہو جائینگے۔ اور ریل کی سڑک یا تو دہرہ کے باہر ہی گھوڑ دوڑ تک جیسا کہ یہاں خیال ہے شہر سے گذر کے شہر کے شمال کنارہ باڈیگارڈ لائن کے برابر تک نکلیگی۔ مگر راج پور نہیں جائیگی۔ امید ہے کہ زیادہ سے زیادہ سال بھر تک یہہ کام ختم ہو جائیگا +

کوہ منصوری و لندہور بازار ضلع دہرہ دون کی دس بارہ کوٹہیوں پر ٹیلیفون لگا دیا دیا گیا ہے خاصکر ہوٹلوں اور ولایتی کارخانوں میں تاکہ ضرورت کے وقت آدمی بھیجنا نہ پڑے اور یہہ کام وہاں کی میونسپلٹی کیطرف سے ہوا ہے۔ اور اسکے عوض میں مالکان مکان پر کچہہ محصول بہی میونسپلٹی نے مقرر کر دیا ہے چنانچہ عرصہ کئی ماہ سے وہاں ٹیلیفون برابر جاری ہے۔

مقام جہڑی و پانی دربار لوگنج کے درمیان بلا کا ٹڈی دل ٹوٹ پڑا ہے درختوں پر اسقدر لدی ہوئی ہیں کہ ٹہنیاں جہکی پڑتی ہیں سڑک پر ہزاروں پیروں سے کچل جاتی ہیں (نامہ نگار)

ہمعصر جریدہ روزگار لکہتا ہے کہ عظیم الدین اڈیٹر اخبار مظلوم دکن کے بمبئی میں زیر حراست اور محبس میں رہنے اور پھر وہاں سے خارج البلد ہونیکی کیفیت ہم نے گذشتہ شمارہ اخبار میں مشتہر کی ہے عظیم الدین چونکہ مظلوم دکن اخبار کی بدولت کوتوالی نظام کی آنکہوں میں مثل خار کھٹک رہا تہا لہذا بمجرد اسکے سرحد نظام میں داخل ہونیکی نگرانی رکہی گئی۔ اور حیدرآباد میں اترتے ہی گرفتار کر لیا گیا۔ انہی اصول و ضوابط کی بنا پر مسٹر تلک وغیرہ اڈیٹران اخبارات پونا و ستارہ گرفتار کر لئے گئے تہے عظیم الدین نے اہالی کوتوالی کو یہہ اظہار دیا کہ آپ خود نوکر اس اخبار کا ہے اصل اڈیٹر اسکا دوسرا ہے جو حیدرآباد میں مقیم ہے۔ مولوی عبدالعلیم صاحب کا نام اس نے بتایا۔ گذشتہ اتوار کو صاحب موصوف کے مکان پر پولیس انسپکٹر معہ جوق کے گئے۔ مولوی صاحب موصوف نے ملاقات کرنے سے انکار کیا۔ دروازہ اندر سے بند کر لیا۔ دوپہر سے پانچ بجے تک دروازہ بند رکہا گیا۔ آخر بحکم حکام بالا دروازہ توڑ کر کوتوالی والے اندر گھس گئے۔ خانہ تلاشی کی کچہہ کاغذات چندہ ہمدست ہوئے چند صندوق چپ کے قفلوں میں تہے کہولنے کی فرمائش کیگئی۔ انکے کہولے جانے سے انکار کیا گیا۔ آخر کار صندوقوں کے توڑ ڈالنے کی نوبت آئی جملہ سات ایسے صندوق ہیں۔ دوشنبہ سے ان صندوقوں کی جہڑتی ہو رہی ہے چار روز میں چار صندوقوں کی جہڑتی ہوئی خبر ہے کہ اسمیں سے ہزار رقعہ عہد نواب عماد السلطنت مرحوم وزیر دکن کے نام نکلے ہیں جنکے کاتب خود اعلیحضرت صاحب رزیڈنٹ امرا و عہدہ داران دولت وغیرہ ہیں اور نیز سرکاری اور صیغہ راز کے امثلہ اور کاغذات بہی ہیں جو معاملات سترگ دولت اور ملکی معاملات سے تعلق رکھتے ہیں۔ مولوی عبدالعلیم صاحب زیر حراست کوتوالی ہیں۔ دن میں مکان پر لائے جاتے ہیں تاکہ کاغذات کی جہڑتی لیجائے۔ نہیں معلوم کہ یہہ کاغذات کن کن معاملات سے متعلق ہیں اور کیا گل کہلاتے ہیں۔

مولوی عبدالعلیم صاحب ایک مشہور شخص ہیں نواح راجمندری کے باشندہ ہیں بیس ایک سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ سررشتہ بندوبست میں منشیوں میں نوکر ہوئے ضلع لنگسگور میں چندے مامور ہے اور پھر بلدہ میں نواب مختار الملک انجہانی کے عہد میں سیدی عنبر خانسامان سالاری کے رفیق تھے عہد نواب عماد السلطنت سالار جنگ ثانی میں اسٹاف مدار المہام میں شریک ہوئے۔ آخر عہد تک مددگار پرائیویٹ سکرٹری دفتر فارسی رہے اور اکثر مصاحبت مدار المہام میں ہی رہا کرتے تہے عہد کرنل مارشل میں زیر تخفیف آگئے اور پانچسو روپیہ ماہوار تخفیف سے چندے ملتی رہی پہر موقوف ہو گئی۔ نواب نواز جنگ بہادر کے مقدمہ پمفلٹ میں ان مولوی صاحب کی کچہہ شہرت ہوئی۔ نواب سرور الملک بہادر معتمد پیشی کے حسن عنایات سے ماہوار تخفیف سال دو ایک جاری رہی اور حال میں بہی چہہ آٹہہ ماہ کا عرصہ ہوتا ہے کہ بوجہ حکم عدولی کے موقوف کیگئی۔ یہہ صاحب وہی ہیں جو کلکتہ کی نمائش میں ہمراہ رکاب مدار المہام تھے بعض لوگ انکو کلکتہ کے مولوی صاحب کے نام سے متعارف کرتے ہیں غرضکہ اس مقدمہ کے نتیجہ کیطرف ہر ایک کی آنکہیں لگی ہوئی ہیں

قحط کی وجہ سے سنہ ۹۷ و ۱۸۹۶ء میں پنجاب میں زراعی جائداد کے رہن و بیع کے رجسٹری شدہ وثیقونکی تعداد ۷۳۰۷ تک پہنچی۔ حالانکہ سال ماقبل میں ایسی دستاویزات کی تعداد صرف تین ہزار تہی +

ہردوار کے بندروں میں بہی طاعون کے نمودار ہو جانے سے ممالک مغربی و شمالی کی گورنمنٹ کیلئے ایک نئی مشکل پیدا ہو گئی ہے انسانوں کو سمجہا لینا تو پہر بہی آسان کام تہا۔ اب ان حیوانونکا کس طرح انتظام کیا جائیگا۔ اور مطلق العنان وحشیونکی جماعتونمیں سے بیماروں کو تندرستوں سے کس طرح علیحدہ کیا جائیگا جو علیحدگی حفظان صحت کیلئے نہایت ضروری ہے لیکن ساتہہ ہی خطرہ سے بہی خالی نہیں بندر اس نواح میں بڑی بڑی جماعتونمیں رہتے ہیں اور وہ اپنی آزادی میں ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر حضرت انسان کو دست اندازی نہیں کرنے دینگے۔ انسانوں کیلئے سردست مزید انتظام کیا گیا ہے ۱۶۔ نومبر تک کسی کو رڑکی۔ لندہورا۔ لکہسر۔ پتہری۔ جوالاپور اور ہردوار کا ٹکٹ نہیں ملیگا +

دہلی۔ سماسٹہ ریلوے پر ۱۵۔ اکتوبر کو اسلئے مسافرونکی آمد و رفت شروع نہیں ہوئی۔ کہ سرکاری انسپکٹر کو معائنہ کیوقت سٹیشنونکے متعلق بہت سے نقص معلوم ہوئے تھے۔ جبتک یہہ درست نہ ہوں اور درستی کا مکرر معائنہ نہ ہو۔ مسافرونکی آمد و رفت کی اجازت نہ ملیگی۔ یہہ لائن ۴۰۱½ میل لمبی ہے۔ اس میں ڈھلاؤ اور خم اور پل بہت تھوڑے ہیں۔ سطح بالعموم ہموار ہے۔ سب سے لمبا پل بارہ کوٹہیونکا ہے۔ کوٹہیونکا درمیانی فاصلہ چالیس چالیس فیٹ ہے۔ اسپر ۴۲ سٹیشن ہیں جنمیں سے جیند اور راجن والی انجن بدلنے کے سٹیشن ہیں۔ یہہ لائن بہاولپور۔ پٹیالہ۔ جیند اور بیکانیر کی ریاستونکے علاقوں سے بھی گذرتی ہے +

مطبع روز بازار امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ کی حکم سے چھپا

بقیہ فہرست چندہ دہندگان مجروحین کریٹ و روم از حیدرآباد دکن

سلسلہ کیلئے دیکھو وکیل مطبوعہ ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء

محمد امین صاحب چوکیدار جنگلات - محمد عبدالکریم صاحب نویسندہ جنگلات محمد عبدالکریم صاحب صحرا بردار تعلقہ سرسلہ وسدی پٹہ - شیخ محبوب صاحب جوان کوتوالی - شیخ احمد جوان کوتوالی - محمد خواجہ صاحب جوان کوتوالی - سید احمد صاحب نویسندہ کوتوالی غلام نبی صاحب جوان کوتوالی - محمد عبدالقادر صاحب نویسندہ - محمد غالب صاحب ولد شیخ بندگی صاحب سدی پٹہ - امام علی صاحب سوداگر سدی پٹہ - محمد قاسم صاحب ولد شمشیر علی - محمد یعقوب علی صاحب ولد عبدالی - راج محمد صاحب جوان صفائی محبوب علی صاحب مقدم مالی موضع نگنور - عبدالرزاق صاحب ولد محمد غوث سوداگر - حسن محمد صاحب ولد راج محمد سدی پٹہ - سید احمد صاحب سوداگر سدی پٹہ - محمد خواجہ صاحب سوداگر سدی پٹہ - محمد جعفر صاحب سوداگر سدی پٹہ - غلام محی الدین صاحب جمعدار کوتوالی - محمد امین الدین صاحب سوداگر سدی پٹہ - عبدالعزیز صاحب پیش امام مسجد سدی پٹہ - شیخ علی ولد احمد علی صاحب سکنہ سدی پٹہ - صاحب علی صاحب عطار - محمد حسین صاحب وغیرہ سدی پٹہ - شیخ بڈھن صاحب - غلام دستگیر صاحب امیدوار دوم تعلقداری - محمد غوث صاحب چپراسی تحصیل - سیتارام راؤ اہلکار تحصیل ناگیا فوطہ دار تحصیل سدی پٹہ - رام چندر راؤ کارکن تحصیل - چندر مورتی شاستری نائب صیغہ دار عدالت - بی بی وسلی ریورنڈ وسین مشن سدی پٹہ - راجلیہ راؤ کارکن جمعبندی تحصیل - انت رڈی دلیمکہ تعلقہ سدی پٹہ - اسم نامعلوم - کاظم بی بی صاحبہ سکنہ منگول - سید غلام مرتضیٰ صاحب دلیمکہ منگول - محمد علی صاحب نائب پٹی اکارم جاگیر منتظم جنگ - اسمٰعیل صاحب جمعدار ساکن دوماک - یکندداس ولد جے گوپال داس جیوسا ہوسدی پٹہ - میراں محی الدین صاحب شیخ محمد علی صاحب ساکن شاہ علی بنڈہ ملازم بگی خانہ اعلیٰ حضرت - عبدالرسول صاحب دلیمکہ وارہونہ - مولوی محمد خیر المبین تحصیلدار اجورہ - مولوی محمد حسین صاحب صدیقی وکیل دلیمکہ - سید لال صاحب وکیل - مولوی حبیب عبداللہ صاحب چاؤش - محمد خانصاحب نائب تحصیلدار ویلورہ - محمد یوسف راجہ خانصاحب وغیرہ سواران - مولوی محمد علی صاحب سوداگر - حاجی محمد اسمٰعیل صاحب وغیرہ سواران - سید فضل شاہ صاحب نائب ہیل کالوں - مولوی محمد امام الدین صاحب صدر مدرس - مولوی محمد فضل الدین صاحب پیش امام - رستم علی صاحب مدرس دوم اجورہ - الہ بخش صاحب چودہری متنولیان - مولوی محمد جلال الدین صاحب وکیل - سید اسمٰعیل حسینی صاحب منشی تحصیل محمد عظیم صاحب تہانہ دار توگری - محمد مہتاب خانصاحب نگرانکار جمعدار - پیاری صاحب سوار علاقہ میر حیات علی - اسو میاں صاحب سوار علاقہ میر حیات علی - محمد عبدالغفور صاحب جاگیردار ہیل کالوں - سلطان خاں سقہ میر حیات علی - سلیمان گاؤ قصاب - مولوی عبدالشیخ صاحب عرب - عمر بن سالم عرب - محمد جمال الدین صاحب طالب علم - محمد فیض المبین خانصاحب فرزند تحصیلدار صاحب اجورہ - محمد عبدالغفور صاحب امیدوار عدالت تحصیل - غلام احمد صاحب طالب علم - حبیب صالح صاحب عرب - حبیب سالم کاروباری متوکل - حبیب احمد عرب - احمد بن عمر عرب - چاند صاحب منشی تحصیل اجورہ - مولوی رکن الدین صاحب مددکار شجاعت علی صاحب منشی اجورہ - ملا صاحب وہیلہ ساکن ہیل کالوں - برہان الدین صاحب - خواجہ علی چپراسی تحصیل اجورہ - عبداللہ خاں باورچی ملازم تحصیل اجورہ - محمد ولی الدین ساکن ہیل کالوں - محمد مولانا صاحب چپراسی صفائی

سید علی صاحب عرب - ابراہیم صاحب عرب - سالم بن عوض عرب - عبداللہ بن سعید صاحب عرب ندیم صاحب چپراسی اجورہ - عبدالغنی صاحب چپراسی تحصیل اجورہ - محمد صاحب چپراسی تحصیل اجورہ - عبداللہ خانصاحب چپراسی تحصیل اجورہ - خدا بخش صاحب چپراسی تحصیل اجورہ - مادھو راؤ جی وکیل درجہ سوم - انند راؤ صیغہ دار پیمائش تحصیل اجورہ - نہر راؤ جی صیغہ دار عدالت تحصیل اجورہ - بہوان راؤ محرر کچہری امین - جہاں خانصاحب جمعدار کوتوالی - محمد سلیمان صاحب چیک برار - درویش سید سعادت علی صوفی مرادآبادی - خوشدامن نور خاں صاحب داروغہ بگی خانہ - عبدالباقی صاحب صیغہ دار منصب رکاب خاص - ملا صاحب خیاط - حاجی محمد اصغر صاحب مسماۃ بی بی گوہری - از درگاہ حضرت برہان الدین صاحب - از درگاہ حضرت زین الدین صاحب - مولوی سخاوت حسین صاحب تحصیلدار خلد آباد شیخ محمد مہتبی والا - شیخ محمد خادم صاحب - غلام نبی صاحب - صادق علی امین صاحب کریم الدین صاحب وکیل - مرزا حسن علی بیگ امین کوتوالی یاگنڈ راؤ صاحب پیشکار - وفق علی صاحب صدر مدرس - اسد خانصاحب - ظہیر الدین صاحب - غلام حسن خادم - مولوی عظیم الدین پیش امام - قطب الدین صاحب خادم - نظام الدین صاحب خادم - بدر الدین صاحب خادم - شیخ لعل صاحب خادم - امین الدین صاحب وکیل - حافظ کریم الدین صاحب خادم - غلام حسین ولد جلال الدین خادم - شیخ احسن داروغہ صفائی - محمد اسمٰعیل خان مرحوم - غلام حسین خادم - نصیر الدین صاحب خادم - مولوی مخدوم صاحب مدرس - محمد عثمان صاحب مدرس - بہاؤ راؤ محافظ دفتر - نقدی کارکن - عبدالغنی صاحب صیغہ دار - عبدالسلام صاحب صیغہ دار - سید یعقوب صاحب صیغہ دار - دیوا راؤ صاحب کارکن - فرانک راؤ صاحب مجتہی - عبدالقادر صاحب خادم - حاجی فیض محمد صاحب - قمر الدین صاحب خادم - غلام محمد صاحب خادم - مسماۃ نبی بی خادمہ - قادر بخش صاحب خادم - حافظ لعل صاحب خادم - حافظ دیدار صاحب خادم - غلام رسول صاحب خادم - امین الدین صاحب خادم - غلام جیلانی صاحب خادم - محمد محسن صاحب خادم - شیخ محمد صاحب خادم - فخر الدین صاحب امیدوار - محی الدین صاحب مستاجر افیون - خورشید علی صاحب سردار - علی صاحب سوار - پیاری صاحب چوبدار معصوم بیگ چپراسی - بلونت راؤ صاحب کارکن - نور محمد صاحب جمعدار - خان محمد صاحب دفعدار - کالے خاں صاحب دفعدار کیشو راؤ صاحب محرر - شیخ چاند صاحب چپراسی - یار خاں صاحب چپراسی - نصیر الدین صاحب امیدوار - مدد صاحب امیدوار - غوث بخش صاحب امیدوار - فضل الدین صاحب خادم - حافظ نصیر الدین صاحب بہاؤ الدین صاحب خادم - محمد زمان صاحب خادم - یار راؤ صاحب دلیمکہ - سنتک راؤ صاحب دفتری - محمود صاحب محمد حسین صاحب خادم - سید علی حسین صاحب ساکن ترپ بازار - سید حسن صاحب ساکن ترپ بازار - حسین بی صاحبہ ساکن ترپ بازار - خواجہ بی صاحبہ ساکن ترپ بازار - زینب بی صاحبہ ساکن ترپ بازار - صابی صاحبہ ساکن ترپ بازار - حسین بی صاحبہ ساکن ترپ بازار - چاند بی صاحبہ ساکن ترپ بازار - اناجی صاحب ساکن ترپ بازار - میر خواجہ علی صاحب پیش امام - میر قاسم علی صاحب خطیب - محمد نظام الدین صاحب نائب قاضی - میر مراد علی خان صاحب کارامونہ - حسین شریف صاحب - وینکٹ رڈی صاحب - لنگار صاحب - انند راؤ صاحب - محمد سلطان صاحب - لنگا صاحب - امیر علی صاحب - کندی لنگار صاحب - اباراؤ صاحب - بندہ علی صاحب منشی پٹہ خانہ - انکٹ راؤ صاحب رایلہ پور - امیا صاحب رایلہ پور - لچھیا - محمد یار خانصاحب مدرس - محمد شرف الدین صاحب - وینکٹ رڈی صاحب لنگار رڈی صاحب - سیتا رڈی صاحب احمد نگر - وینکٹ رڈی صاحب احمد نگر - متفرق وینکٹ راؤ دلیمکہ - لچھما راؤ صاحب - از موضع ناگلادیلی - سید احمد صاحب - از دولت آباد سواران - برم کاسنا - متفرق از قصبہ ہنورہ - مولوی عبدالواجد صاحب مدرس مدرسۃ العلوم نطاق تقرری یک عدد - مالیتی ۷ روپیہ +

مطبوعہ روزنامہ امرتسر من منشی رفاضا شنہ غلام محمد صاحب ٹنڈنٹ کے حکم سے چھپا +

شیخ الرئیس حکیم بوعلی سینا کے مجربات

اس اقتصادالحکما کی فضایل علمی و عملی اظہر من الشمس ہین یہ وہ جلیل القدر فاضل محقق حکیم ہی جس نے حکمائے متقدمین کے بیانات کو صحیح تحقیقات واقعی سے مجلا کر دیا اور افلاطون و ارسطو کی تحقیقات پر نظر کر کے انکی سونیکو کندن کر دکھایا تشخیص و علاج امراض کو مرتبہ حق الیقین پر پہنچایا پھر یہ کیا جانے جلیل القدر حکیم کے مجربات نعمت غیر مترقبہ ہوئے اور انکے تیر بہدف نسخہ جات کو ہاتھ آجانا ہمین کیا کسی کو کلام ہو سکتا ہے ہی لیکن ہم کو یہ لکھنے کی ضرورت ہے کہ اگر ابھی حضرات ناظرین معاملہ فہم معروض تحریر ہمین لا کر خود داد نہ دین اور یقیناً بلا مبالغہ ایک ہی تجربہ کی آزمایش سے بیساختہ لابہ شئی نظیرا۔ نہ پکار اٹھین تو

ہم مورد عتاب و مخاطب خطاب

معجون بوعلی فرحت

یہ معجون قوت باہ بڑھانے اور ہر قسم کی کمزوری مین لاثانی آکسیر ہی قابل تحسین ہے گردہ کو گرم کرنا دل و دماغ کو تقویت بخشنا منی کو زیادہ کرنا بدن چونچلا بنا دینا اور فرحت لانا اور کل اعصابوں کو محکم کر دکھانا اسکا ایک کرشمہ ہے اس کے ہمراہ طلائے احمر کا استعمال سونے پر سہاگہ ہے۔ قیمت فی بکس دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

طلائے احمر

یہ طلا مایوس العلاج مجلوقون کیلئے سحر کا نمونہ ہے۔ امام جوانی کی غلط کاریون اور بے احتیاطیون سے جو عارضہ مثل کمزوری رگ و پٹھہ و ناہمواری وغیرہ پیدا ہو گئے ہون بلا ضرر و تکلیف چہارلہ دوا نہ کی تمام تنقیص زایل کر کے بلا مبالغہ عالم شباب کا جلوہ دکھلاتا ہے اس طلا کے ہمراہ معجون فرحت کا استعمال عجیب اور ڈبل فایدہ دیتا ہے

قیمت فی شیشی (عہ)

کرم کتا مقوی دماغ

یہ روغن دافع خشکی دماغ تقوی بصر حافظے کا رفیق شفیق محافظ نسیان کا مخالف حریف ہے۔ قیمت فی شیشی کلان دو روپے (عہ)

کرم پانی سے بال اڑانیکا جوہر

یہ جوہر گرم پانی اور گرم کرنیکا بالکل محتاج نہین صرف سات منٹ مین سرد پانی کے استعمال سے بالونکو بلا ضرر و تکلیف مدتی بیخ و بن سے صاف کر کے بدن کو نمونہ آئینہ شفاف کر دیتا ہے

قیمت فی بکس (۸عہ)

عرق عشبہ یونانی

اگرچہ مصفی خون ادویات مرکبہ و مفردہ مجوزہ حکما کثیر التعداد ہین مگر یہ عشبہ اپنے فوایدمین فی الحقیقت خود فوق الفوق ہے مگر یہ عرق عشبہ جو یونانی نسخہ جات مصفی خون کے منتخب اجزا سے تیار کیا گیا ہے ہر موسم مین ہر سرد و گرم طبایع کے لئے یکسان مفید مصفی خون صحت بخش ہے ذایقہ مین خوشگوار ابتدای جذام مین اکسیر سیرت پھوڑا پھنسی و دیگر امراض جلدیہ کا دافع۔ مگر خاصکر آتشک کی جان کا ایک بردست بیخ کن دشمن ہے۔ بالاجمہ اوصاف قیمت نہایت کم قیمت شیشی کلان شیشی خورد۔

سفوف دافع سوزاک

یہ سفوف چند روز کے استعمال سے کیسا ہی پرانا کہنہ سوزاک و قرحہ کیون نہ ہو نام و نشان باقی نہین رکھتا اور جسن و سونش وغیرہ دوسرے ہی روز کم ہو جاتی ہے دوا نہی یہ سفوف ایک سحر کا نمونہ ہے قیمت فی شیشی

صفہانی سرمہ نورانی

دیکھنا کہین اسکو اپنی ملک کا عام سرمہ نہ سمجھ لینا یہ صفہانی سرمہ ہے جسکو اسی اشرف الحکمانے غیب سے ارشاد اجزا سے مرکب کیا ہوا ہے اسکے استعمال سے بسرخی غبار دہند شکوری۔ آب نزول۔ خارش وغیرہ چند روز مین دور ہو کر بصارت مین قوت نظر مین تیزی اور صفائی پیدا ہو گی ہے۔ نوٹ ایک تولہ سے زیادہ فرمایش کی تعمیل نہین ہو سکتی۔ قیمت فی تولہ (عہ)

سفوف ریحانی

یہ سفوف رقت منی۔ جریان۔ کثرت احتلام سرعت انزال یا بعد پاخانہ پیشاب کے دھات کا تھوڑہ تھوڑہ آنا یا پیشاب کے ساتھ سفیدی دھات کا ظاہر ہونا یا کثرت بیدی اور بندی کے نکلنے وغیرہ کے رفع کرنیمین لاجواب ہے منی کے غلیظ کرنے مین اس مین وہ طاقت ہے کہ انجماد بھی ممکن ہے۔ قیمت فی بکس دو روپے (عہ)

تمام فرمایشین بنام محمد اکبر میڈیکل ہال مینیجر امرتسر کمرہ مستنگ پنجاب آنی چاہین

مطبع عہ روزہ بازار امرتسر

سب ٹھیک ہے

صداقت اور خوش معاملگی کثرت خریداری سے ثابت ہو اگر عام اشتہارات کی طرح محض تحریری سارٹیفکیٹون کو دیکھکر خوش ہوا چاہتے ہین آدہ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر سارٹیفکیٹ منگوا کر ملاحظہ فرمالو۔ ورنہ خریدو اور ہماری تحریر کو آزماؤ دیکھو اگر دروغ ہو گا تو اس سے پہر فروخ نہ ہو گا کیونکہ کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہین چڑہتی ممکن ہے کہ آپ سے ہمارون نے دھوکا کہا چکے ہو مگر خدا بیخ انگشت یکسان نہ کرد محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ ۱۰ روپے کے خریدار کو معاف صلہ کی خریدار کو ۱۰ فیصدی کمیشن پرچہ ترکیب ہمراہ دوا ارسال ہو گا۔ بیحجھکی ہر جگہ ضرورت ہے بیحجھکی سے تو اعدد منگوا کر دیکھو۔

عجوبہ روزگار

ہزارہا ممنونون کی تحریر سے تصدیق شدہ

یہ لاثانی دوا ایسی مربع لتاثیر ہے کہ صبح کو کھاؤ اور شام تک خاطر خواہ فایدہ دیکھ لو اور فایدہ بھی وہ کہ مدتون قایم رہے ارسکے چند روزہ استعمال سے شرطیکہ بدن کی کل کمزوری اور علی الخصوص پٹھون اور پاہ کی بالکل دور ہو جاتی ہے اور دل و دماغ جگر و گردہ مثانہ سب کو طاقت اور بار بار پیشاب کو روکتی ہے دبلے آدمی کو موٹا اور بدن کا وزن بڑہاتی ہے ہمارا دعوی ہے کہ اسکے استعمال کے بعد پھر کسی دوا کی ضرورت نہیں رہتی ماہ تک قیمت فی ڈبیہ صرف للعہ ۴ روپے +

طلاء

جو شخص اپنی زندگی اپنے ہاتھون بگاڑ چکے ہون وہ ضرور استعمال کریں اسکے استعمال سے شرطیکہ حکیمہ تمام غلط کاریون کے بہتات سے بغیر کسی آبلہ یا سوزش کے ہمیشہ کیلئے رفع دفع ہو رگ پٹھے بالکل مضبوط ہو جاتے ہیں اگر آرام نہو تو دوسری دوا بلا قیمت قیمت نیشی عہ ۸

دوائی حریان

اس نامراد مرض کا علاج ہے تو یہی ہے پانی کیطرح پتلی اور بہتی ہوئی دھات اسکے استعمال سے سخت ہو جاتی ہے۔ بدن مین طاقت پھر ازسر نو عود کر آتی ہے کمزوری کی کل شکایات رفع ہو کر کایا پلٹ ہو جاتی ہے دھات گاڑی اور کثرت سے پیدا ہونے لگتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

دوائی سوزاک و قرحہ

ہر قسم کا سوزاک نیا ہو یا پرانا جڑہ سے جاتا رہتا ہے جلن پیشاب درد و ورم کی شکایات تو تین چار ہی خوراک سے رفع ہو جاتی ہے قرحہ کا نشان تک نہین رہتا اور مرض پھر کبھی عود نہین کرتی قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

آتشک

ہر قسم کا آتشک نیا ہو یا مادہ ہمیشہ کے لئے جڑہ سے جاتا رہتا ہے دوا اپنی تاثیر سے سوا دگ رگ و ریشہ کی جڑہ سے باہر نکالکر پھینک دیتی ہے در تکلیف رحم پیپ پھوڑا پھنسی سب ایک قلم کافور ہو جاتے ہیں قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

ریحانی

جو شخص مار اللحم ہر موسم مین استعمال کرتے ہیں وہ ہمارے اس عرق ریحانی کو ضرور استعمال کریں اور لطف دیکھیں

جو اعلی درجہ مصفی خون ہونیکے علاوہ طبیعت کو فرحت اعضاء رئیسہ کو طاقت چہرہ کا رنگ سرخ بھوک کو زیادہ اور بدن کو ہلکا پھلکا کر دیتا ہے اس کے قلیل استعمال سے وہ وہ فواید ظہور مین آتے ہیں جو درجنون ماء اللحم اور میرون معجونون سے بھی نہیں ہوتے خون مصفا اور اس کثرت سے پیدا ہوتا ہے کہ بدن مین پھریریان اٹھنی لگتی ہیں اور بدن مین اس قدر چستی اور چالاکی آتی ہے کہ انسان نچلا نہیں بیٹھ سکتا۔ جس شخص کو ہماری تحریر سے شک ہو وہ ضرور آزمائے فایدہ نہو تو ہمارے ذمہ قیمت فی شیشی خورد (عہ) کلان (عہ)۔

دوائی اسہال و پیچش

خواہ کسی قسم کے اور کتنی ہی مدت کے دست و پیچش کیون نہ ہون ہماری صریع الاثر دوائی سے فوراً بند ہو جاتے ہیں قیمت فی ڈبیہ (عہ)

طلسمال یا تاپ تلی

کیسی ہی سخت پرانی اور پھیلی ہوئی ہو اسکے استعمال سے دور اور دبلا بدن ہونا اور بھوک زیادہ اور چہرہ کی زردی و ضعف و نقص سب ہمیشہ کیواسطے دور ہو جاتے ہیں فی ڈبیہ (عہ)

جوشاندہ مسیحا

جس شخص کو آتشک سوزاک ایک ساتھ ہوں اسکے لئے یہ دوائی اکسیر ہے اگر آرام نہو تو ہمارا ذمہ۔ قیمت (عہ)

جوشاندہ عیش

جو ایک دو کا تجربہ نہیں ہزارہا کا تجربہ ہے تعریف کرنیکے تہذیب مانع آزماؤ اور پھر مزا دیکھو میدان مین خوب ڈٹا سکتے رکھتی ہے درجن (عہ)

بواسیر

کیسی ہی سخت تکلیف کیون نہو بار بار خون کثرت سے آتا ہو بدن خون پڑ گیا ہو کمزوری حد سے بڑہ گئی ہو سب کو اکسیر ہے خون تو دو تین ہی خوراکون سے بند ہو جاتا ہے (عہ)

ریحانی

جو شخص مار اللحم ہر موسم مین استعمال

قبض کشا

علی الصباح ایک گولی کھانے سے طبیعت صاف اور معدے کی کل خرابیان دور۔ قبض کھولنے کھولنے اور طبیعت صاف کرتیمین یہ دوا اپنا نظیر نہین رکھتی قیمت عہ

چورن ہاضم

دنیا بھر مین لاثانی بدہضمی کا دشمن جانی تیکی صفرا و بکائی۔ ورد شکم۔ گرانی سب کو مفید ہے۔ کھانا خوب ہضم کرتا ہے قیمت۔ (عہ)

سلیمانی

چھائیان چہرہ پر بد نما داغ چیچک و خسرہ وغیرہ چہرہ صاف خوشنما اور رنگ کو خوب خوشنما کرتا ہے قیمت عہ

دمہ

خواہ کتنی ہی مدت کا مریض ہو کل شکایتین شرطیکہ دور ہونیوالی ہین۔ قیمت فی ڈبیہ (عہ)

سرمہ

شروع نزول الماء اور پانی کا آنا۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ دھکا اور تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت (عہ)

سنون

دانتون کو کیڑا لگ جانے منہ سے بدبو آوے۔ گوشت خورہ مسوڑون کا پھول جانا۔ دانت ہلتے ہون دانڑہون مین کیسی ہی درد ہونے سب امراض اور دانت موتیون کی طرح چمکدار ہو جاتے ہیں قیمت عہ

التماس

ہمارے شفاخانہ سے ہر قسم کا کشتہ ورس بارعایت مل سکتا ہے قیمت جوابی خط کی ذریعہ معلوم ہو سکتی ہے محصول ڈاک بذمہ خریدار ہو گا

تمام فرمایشین بنام حکیم مولوی مہتاب الدین مالک شفاخانہ و ایڈیٹر رسالہ معدن لاہور

ریحانی ہر موسم مین استعمال ہو سکتی ہے مفصل فہرست کیلئے پیاسی کارڈ ارسال ہو۔